بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نحمدہ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

اللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ مَثَلُ نُوۡرِہٖ کَمِشۡکٰوۃٍ فِیۡہَا مِصۡبَاحٌ

مشکوٰۃ

MONTHLY MISHKAT

"قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح
کے بغیر نہیں ہوسکتی"

(بانی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان
MAJLIS KHUDDAM-UL-AHMADIYYA BHARAT

نگران: کے طارق احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
نیاز احمد نائک

نائبین
تبریز احمد سلیچہ، اطہر احمد شمیم
ریحان احمد شیخ، محمد کاشف خالد

مینیجر
سید عبد الہادی

مجلس ادارت
بلال احمد آہنگر، مرشد احمد ڈار
عمر عبد القدیر، ناصر الدین حامد
صالح احمد، اعجاز احمد میر

ڈیزائننگ
محمد ضیاء الدین، کامران شریف
نیّر احمد، صباح الدین شمس

دفتری امور
سید حارث احمد، مجاہد احمد سلیچہ

مقام اشاعت
دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک ₹ 220
بیرون ملک $ 150
قیمت فی پرچہ ₹ 20

فہرست مضامین

اداریہ	2
قرآن کریم / انفاخ النبی / کلام الامام المہدی / امام وقت کی آواز	3
خلاصہ خطبات جمعہ ماہِ جولائی 2022ء	4
قرآن کریم میں ہستی باری تعالیٰ	8
حضرت مسیح موعودؑ کا عشق قرآن	15
صداقت حضرت مسیح موعودؑ	18
حضرت مسیح موعودؑ اور مہمان نوازی	24
بنیادی مسائل کے جوابات	27
سائنس کی دنیا	32
Health Corner	33
بزم اطفال / گوشۂ ادب	36
ملکی رپورٹس	39
Summary of the Friday Sermon on 15th July 2022	40

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A, B.Lib and owned by Majlis Khuddam-ul Ahmadiyya Bharat Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India, and Published at Office Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, P.O Qadian, Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India. Editor Niyaz Ahmad Naik

اداریہ

تکذیب انبیاء پر عذاب

آتا نہیں سیلاب یونہی اہل زمیں پر — لگتا ہے کسی نوح کا انکار ہوا ہے

دنیا میں عموماً عذاب میں شدت کسی مامور زمانہ کی آمد کے بعد ہوتی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہر گز نہیں ہے کہ مامور زمانہ لوگوں کے لئے عذاب بن کر آتے ہیں۔ وہ تو رحمت کے پیکر ہوتے ہیں اور دوسروں کے لئے بھی رحمت ہی چاہتے ہیں۔ گناہگاروں پر عذاب ان کی شوخیوں اور شرارتوں کی وجہ سے آتا ہے۔ مذہب جدا جدا ہونے کی وجہ سے عذاب نہیں آتا۔ اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز کریگا۔ مامور من اللہ پہلے تبشیری نشانات دکھاتے ہیں جب بدقسمت لوگ ان سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور شوخیوں اور شرارتوں میں بڑھ جاتے ہیں تو پھر انکو عذاب انکے اعمال کے باعث گھیر لیتا ہے۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فرستادے حضرمرزا غلام احمد قادیانی کو خدا تعالیٰ اور مخلوق کے رشتے میں واقع دوری کو ہٹانے کے لئے مبعوث فرمایا۔ لیکن لوگ ہیں کہ اپنے خالق و مالک کی طرف دھیان نہیں دیتے۔ باوجود ہزار ہا طرح کے مصائب و آفات کے پھر بھی غفلت کی نیند سو رہے ہیں۔ حدیث میں جو پیشگوئی آئی ہے کہ توبہ کا دروازہ بند ہو گا اسکے بھی دراصل یہی معنے ہیں کہ لوگ باوجود عذاب اور مصائب جھیلنے کے رجوع الی اللہ نہیں کرینگے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ جرمنی 2022 کے اختتامی خطاب میں امن عالم کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک مرتبہ پھر عالمی تباہی کا انتباہ دیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ بعض جگہ تجزیہ نگار یہ بھی کہہ رہے ہیں جنگوں کی صورت میں جو تباہی ہونی ہے وہ ایسی خوفناک ہوگی کہ ایک اندازہ کے مطابق دوران جنگ اور اس کے بعد کے دو سالوں میں ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال کی وجہ سے دنیا کی چھیاسٹھ فیصد آبادی صفحہ ہستی سے مِٹ جائے گی۔ ایسی تباہی و بربادی ہوگی کہ جس کا تصور بھی کوئی نہیں کرسکتا پہلے تو یورپ، مغربی ممالک اور ترقی یافتہ ممالک اِس زعم میں بیٹھے ہوئے تھے کہ جنگوں اور فساد کی صورتحال، علاقوں اور ملکوں کی تباہی کے حالات جہاں پیدا ہوئے یا ہو رہے ہیں وہ ہم سے ہزاروں میل دُور اور ہم محفوظ ہیں۔ حالات خراب ہیں، بم پڑ رہے ہیں، لوگ مر رہے ہیں، عورتیں بیوہ، بچے یتیم اور لوگ اپاہج ہو رہے ہیں تو وہ ایشیاء، مشرق وسطیٰ اور غریب ممالک میں ہو رہے ہیں، ہمیں کیا فرق پڑتا ہے۔ ترقی یافتہ ملک غریب ممالک کو اسلحہ فراہم کرتے رہے کہ ہمارا اسلحہ بکتا رہے یہ مرتے ہیں تو مریں ہمیں کیا فرق پڑتا ہے لیکن بھول گئے کہ یہ حالات اِن پر بھی آسکتے ہیں، اپنی ترقی کے زعم میں اِن کی عقلیں ماری اور آنکھیں اندھی ہوگئیں اور پھر اب سب دنیا دیکھ رہی ہے کہ وہی ہوا جس کا خطرہ تھا اور یورپ میں بھی جنگی حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ یوکرین کی وجہ سے روس اور نیٹو آمنے سامنے کھڑے ہیں، اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ برتری کس نے آخر میں حاصل کرنی یا دونوں کی طرف کتنا نقصان ہونا ہے لیکن یہ یقینی بات ہے کہ اس کے نتائج بہت خطرناک ہونے ہیں۔ اگر اب بھی عقل سے کام نہ لیا تو ایک خوفناک تباہی اِس کا انجام ہے، پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اب تائیوان کا معاملہ بھی کھڑا ہو گیا ہے اور صاف ظاہر ہے کہ پوری دنیا خوفناک جنگ کے دہانے پر کھڑی ہے۔ اے یورپ تُو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیاء تُو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا، مَیں شہروں کو گرتے دیکھتا اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ یہی وہ ارشاد، تنبیہ اور وارننگ ہے جس کی وجہ سے خلفاء احمدیت وقتاً فوقتاً توجہ دلاتے رہے، مَیں بھی ایک عرصہ سے اِس کی طرف توجہ دلا رہا ہوں، یہ بتا رہا ہوں کہ اپنے پیدا کرنے والے واحد و یگانہ خدا کی طرف رجوع نہیں کروگے تو تباہی یقینی ہے۔ عرصہ سے بتا رہا ہوں کہ بلاک بن رہے ہیں اور اس کا آخری نتیجہ ایک دوسرے کی تباہی پر منتج ہوگا، اس لئے ہوش کرو لیکن اکثر لوگ یہ باتے سنتے اور کہہ دیتے کہ حالات کچھ حد تک خراب ہیں ٹھیک ہے لیکن ایسے بھی نہیں جیسا تم خوفناک اور خطرناک حالات کا نقشہ کھینچ رہے ہو۔ لیکن اب یہی لوگ جو اِن باتوں کو سطحی نظر سے دیکھتے تھے خود کہنے لگ گئے ہیں کہ حالات بد سے بدتر ہوتے چلے جا رہے ہیں اور اگر یہی حالات رہے تو کسی وقت بھی خوفناک جنگ کی صورت ہو سکتی ہے۔ اب یہ باتیں اِن کے تھنک ٹینک اور تجزیہ نگار عام کہنے لگ گئے ہیں لیکن اِس کے باوجود پائیدار امن کا حل اِن کے پاس نہیں ہے اور ہو بھی کیونکر سکتا ہے یہ کہ امن کے منبع کی طرف اِن کی نظر نہیں ہے، دنیا میں ڈوبے ہوئے اور دین کو بھول چکے ہیں۔ جہاں امن کا حل ہے وہاں نہ یہ غیر مسلم اور نہ ہی بدقسمتی سے مسلمان حکومتیں آنا چاہتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ دنیا کو امن کے حقیقی منبع کی طرف توجہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(نیاز احمد نائک)

قرآن کریم

وَاذۡکُرۡ فِی الۡکِتٰبِ اِدۡرِیۡسَ ۫ اِنَّہٗ کَانَ صِدِّیۡقًا نَّبِیًّا ﴿٥٧﴾ۙ
وَّرَفَعۡنٰہُ مَکَانًا عَلِیًّا ﴿٥٨﴾ (مریم : 58-57)

ترجمہ: اور (اس) کتاب میں ادریس کا ذکر بھی کر۔ یقیناً وہ بہت سچا (اور) نبی تھا اور ہم نے اس کا ایک بلند مقام کی طرف رفع کیا تھا۔

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

كيف أنتم إذا نزل ابن مريم فيكم وإمامكم منكم

(صحیح البخاری کتاب أحادیث الأنبیاء باب نزول عیسی ابن مریم علیہ السلام)

تمہاری حالت کیسی ہوگی جب ابن مریم تم میں نازل ہوں گے اور تم ہی میں سے امام ہوں گے۔

کلام الامام المہدی علیہ السلام

حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَرَفَعۡنٰہُ مَکَانًا عَلِیًّا یعنی ہم نے اس کو یعنی اس نبی کو عالی مرتبہ کی جگہ پر اٹھا لیا۔ اس آیت کی تشریح یہ ہے کہ جو لوگ بعد موت خدا تعالیٰ کی طرف اٹھائے جاتے ہیں ان کے لئے کئی مراتب ہوتے ہیں۔ سو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے اس نبی کو بعد اٹھانے کے یعنی وفات دینے کے اُس جگہ عالی مرتبہ دیا۔ نواب صدیق حسن خان اپنی تفسیر فتح البیان میں لکھتے ہیں کہ اس جگہ رفع سے مراد رفع روحانی ہے جو موت کے بعد ہوتا ہے۔ ورنہ یہ محذور لازم آتا ہے کہ وہ نبی مرنے کے لئے زمین پر آوے۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۳۸۵، حاشیہ)

امام وقت کی آواز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

جہاں تک قرآن کریم کا سوال ہے تو قرآن کریم کی جو آیت مَیں نے ابھی پڑھی ہے اس میں حضرت ادریسؑ کا ذکر ہے اور حضرت عیسیٰؑ کی نسبت زیادہ شاندار رفع کی طرف نشاندہی کرتی ہے۔ پس بائبل اور قرآن دونوں میں حضرت عیسیٰؑ کے علاوہ بھی کسی نبی کے اس طرح اٹھائے جانے کا ذکر ہے اور یہ بات اس چیز کا رڈ کرتی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کوئی غیر معمولی ہستی یا شخصیت تھے یا ان کا کوئی غیر معمولی مقام تھا۔ عیسائی اب نہیں مانتے اور عیسائیت کی تعلیم اتنی توڑی مروڑی جا چکی ہے کہ انہوں نے تو نہیں ماننا لیکن جو مسلمان ہیں ان کو تو اس آیت سے راہنمائی لینی چاہئے۔ خدا تعالیٰ کا تو یہ وعدہ ہے اور ایک سچا وعدہ ہے اور قیامت تک سچا رہے گا کہ قرآن کریم کی تعلیم میں کبھی بھی تحریف نہیں ہوسکتی۔ اللہ تعالیٰ خود اس کی حفاظت کے سامان فرماتا ہے۔

(خطبہ جمعہ ۱۰ جولائی ۲۰۰۹ء)

خلاصہ خطبہ جمعہ

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ 1 جولائی 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد یو کے

تمام معجزات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے زمانۂ حضرت ابو بکر صدیقؓ میں مرتد باغیوں کے خلاف نویں مہم کے متعلق فرمایا: حضرت عَلَاءؓ نے حضرت جارُود رضی اللہ عنہ کو حکم بھیجا! تم قبیلہ عبد القیس کو لے کر حُطم کے مقابلہ کے لئے ہجر سے ملحق علاقہ میں جا کر پڑاؤ کر و اور آپؓ اپنی فوج کے ساتھ حُطم کے مقابلہ پر اُس علاقہ میں آئے۔ اہل دارین کے علاوہ تمام مشرکین حُطم کے پاس جمع ہو گئے، اِس طرح تمام مسلمان حضرت عَلَاءؓ بن حضرمی کے پاس جمع ہو گئے۔ دونوں نے اپنے اپنے آگے ایک خندق کھود لی، وہ روزانہ اپنی خندق عبور کر کے دشمن پر حملہ کرتے اور لڑائی کے بعد پھر خندق کے پیچھے ہٹ آتے۔ ایک مہینہ تک جنگ کی یہی کیفیت رہی اِسی اثناء میں ایک رات مسلمانوں کو دشمن کے پڑاؤ سے زبردست شور وغوغا سنائی دیا، حضرت عَلَاءؓ نے کے کہنے پر حضرت عبد اللہؓ بن حذف نے کہا! مَیں اِس کام کے لئے جاتا ہوں اور اُنہوں نے واپس آ کر یہ اطلاع دی کہ ہمارا حریف نشہ میں مدہوش و دُھت واہی تباہی بک رہا ہے، یہ سارا شور اِس کا ہے۔ جب یہ سنا تو مسلمانوں نے فوراً دشمن پر حملہ کر دیا اور اُس کے پڑاؤ میں گھس کر اُن کو بے دریغ موت کے گھاٹ اتارنا شروع کیا۔ وہ اپنی خندق کی طرف بھاگ گئے، کئی اُس میں گر کر ہلاک ہو گئے، کئی بچ گئے، کئی خوفزدہ ہو گئے نیز بعض قتل یا گرفتار کر لئے گئے۔ مسلمانوں نے اُن کے پڑاؤ کی ہر چیز پر قبضہ کر لیا۔ مشرکین کی قیام گاہ کی ہر چیز پر قبضہ کرنے کے بعد صبح حضرت عَلَاءؓ نے مال غنیمت مجاہدین میں تقسیم کر دیا اور ایسے لوگوں کو جنہوں نے خاص طور سے جنگ میں بہادری دکھائی تھی، مرنے والے سرداروں کے قیمتی کپڑے بھی دیئے۔ اُن میں حضرت عفیفؓ بن مُنذر، حضرت قیسؓ بن عاصم اور حضرت ثمامہؓ بن اُثال شامل تھے۔ حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ کو جو کپڑے دیئے گئے اُن میں حُطم کا ایک سیاہ رنگ کا قیمتی منقش تھا، جس کو پہن کر وہ بڑے فخر و غرور سے چلا کرتا تھا۔ اِس مہم کی کامیابی کی اطلاع بذریعہ خط حضرت ابو بکرؓ کو دی گئی۔

ہجر اور اُس کے مضافات پر حضرت عَلَاءؓ کا قبضہ ہو گیا۔ بحرین میں فتنہ کی آگ بجھانے میں مُثنّیٰؓ بن حارثہ کا بہت بڑا کردار تھا۔ اُنہوں نے اپنی فوج کے ساتھ حضرت عَلَاءؓ بن حضرمی کا ساتھ دیا اور بحرین سے شمال کی طرف روانہ ہوئے، قطیف اور ہجر پر قبضہ کیا۔ اپنے اِس مشن میں لگے رہے یہاں تک کہ فارسی فوج اور اُن کے عُمّال پر غالب آئے جنہوں نے مرتدین بحرین کی مدد کی تھی۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ تمام معجزات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں۔

خطبہ ثانیہ سے قبل حضور انور ایدہ اللہ نے واقعۂ دہشت گردی میں شہید ہونے والے دو خدام مکرم ڈیکوز کریا صاحب اور مکرم ڈیکو موسیٰ صاحب آف (ڈوری ریجن) برکینا فاسو، نیز تین مرحومین مکرم محمد یوسف صاحب بلوچ آف سندھ، واقفۂ نَو مکرمہ مبارزہ فاروق صاحبہ آف ربوہ اور لوکل معلم سلسلہ مکرم آنز و مانا صاحب آف آئیوری کوسٹ کا ذکر خیر نیز بعد از نماز جمعۃ المبارک جنازہ غائب پڑھانے کا ارشاد فرمایا۔

خطبہ جمعہ 8 جولائی 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے کمالات و مناقب کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

نے زمانۂ حضرت ابو بکر صدیقؓ میں مرتد باغیوں کے خلاف مہمات کے تذکرہ کے تسلسل میں گیارہویں مہم کے متعلق فرمایا: آپؓ نے ایک جھنڈا حضرت مُہاجرؓ بن ابو اُمیّہؓ کو دیتے ہوئے حکم دیا! وہ اَسود عنسی کی فوج کا مقابلہ اور ابناء کی مدد کریں جن سے قیس بن مکشوح اور دوسرے اہل یمن برسر پیکار تھے نیز ہدایت دی کہ یہاں سے فارغ ہو کر کندہ قبیلہ کے مقابلہ کے لئے حضر موت چلے جانا۔حضرت مہاجر بن امیہ اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہؓ کے بھائی تھے، غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ جانے کی ناراضگی رفع ہونے پر رسول اللہؐ نے انہیں عامل کندہ مقرر فرمادیا مگر وہ بیمار ہو گئے وہاں نہ جاسکے تو اُنہوں نے زیادؓ کو لکھا! وہ اُن کی خاطر اُن کا کام بھی سرانجام دیں۔بعد میں حضرت ابو بکرؓ نے اُنہیں نجران سے لیکر یمن کی آخری حدود تک حاکم مقرر کیا نیز قتال کا حکم دیا۔

جُشنِس دیلمی کو ایک ترکیب سوجھی، وہ اَسود کی بیوی آزاد کے پاس گئے نیز اَسود کے ہاتھوں اُس کے پہلے خاوند حضرت شہر بن باذان کی شہادت، اُس کے خاندان کے دیگر افراد کی ہلاکت اور خاندان کو پہنچنے والی ذلت اور مظالم یاد دلائے اور اُسے اَسود کے خلاف اپنی مدد کے لئے کہا تو وہ بڑی خوشی سے تیار ہو گئی۔ آخر کار ایک مکمل منصوبہ بندی اور آزاد کی تائید کے ساتھ اَسود عنسی کو ایک رات اُس کے محل میں داخل ہو کر قتل کر دیا گیا۔اِس طرح یہ فتنہ تین ماہ تک اور بمطابق ایک قول چار ماہ کے قریب بھڑک کر ٹھنڈا ہو گیا۔ بعدازاں صنعاء میں پہلے کی طرح مسلمانوں کی حکومت قائم ہو گئی لیکن یمن میں ایک دفعہ پھر بغاوت اُٹھی، وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جب چرچا ہوا تو سُدھرتے حالات پھر خراب ہو گئے۔لائق، اولوالعزم اور قومی عصبیت سے سرشار قیس بن عبد یغوث اب پھر اسلام کی وفاداری سے منحرف ہو گیا۔یمن میں فارسیوں کا اقتدار اُسے ہمیشہ سے کھٹکتا رہتا تھا، اُس کے خاتمہ کے بعد وہ ابناء کی خوشحالی، اُن کی اجتماعی اور اقتصادی برتری کو خاک میں ملانا چاہتا تھا۔ایک کامیاب فوجی لیڈر وہ پہلے سے تھا، اُس نے اَسود کے فوجی لیڈروں سے ساز باز کی اور ابناء کو ملک سے نکالنے کا منصوبہ بنالیا۔ فیروُز اور داذویہ دونوں سے اِس نے تعلقات خراب کر لئے، داذویہ کو دھوکہ سے قتل کر دیا جبکہ فیروُز بال بال بچ گیا۔ فیروُز نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اپنی اور ابناء کی وفاداری سے مطلع کر کے درخواست کی کہ ہماری مدد کیجئے، ہم اسلام کے لئے ہر قربانی کرنے کو تیار ہیں۔

حضرت ابو بکرؓ کے تشکیل کردہ گیارہ لشکروں میں سے سب سے آخر میں آپؓ کا لشکر مدینۂ منورہ سے یمن کے لئے روانہ ہوا، راستہ میں مختلف قبائل کے لوگ آپؓ کے لشکر میں شامل ہوئے اور یہ کافی بڑا لشکر آگے چلتا گیا۔خطبۂ ثانیہ سے قبل حضور انور ایدہ اللہ نے عَمرو بن معدی کرب اور قیس بن مکشوح کی گرفتاری، حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خدمت میں پیش کئے جانے، اِن سے ہونے والی بازپرس، معافی و آزادی اور اُن کے قبائل کے سپرد کئے جانے نیز مستقبل میں اِن کی رہائی کے نتیجہ میں مرتب ہونے والے دُوررَس اثرات کا تذکرہ فرمایا۔

خطبہ جمعہ 15 جولائی 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد برطانیہ

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے کمالات و مناقب کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ، اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مسلمانوں کی مرتدین باغیوں کے خلاف کارروائیوں کا ذکر ہو رہا ہے۔حضرت مہاجرؓ کو جب صنعاء میں مرتدین کے خلاف کامیابیوں کے بعد استقرار حاصل ہو گیا تو حضرت ابو بکرؓ کو ان کارروائیوں سے مطلع کیا۔حضرت ابو بکرؓ نے معاذ بن جبلؓ اور یمن کے دیگر عمال کو اختیار دیا کہ چاہیں تو یمن میں رہیں یا اپنی جگہ کسی کو مقرر کر کے مدینہ واپس آجائیں جس کے بعد تمام لوگ مدینہ واپس آگئے جبکہ حضرت مہاجرؓ کو حکم ملا کہ عکرمہؓ کے ساتھ مل کر حضر مَوت میں زیاد بن لبیدؓ کا ساتھ دو۔کندہ قبیلہ کے مرتدین اور زکوٰۃ دینے سے انکاری لوگوں کے خلاف حضرت زیاد بن لبیدؓ کسی کارروائی کرنے سے رُکے رہے تاکہ حضرت مہاجر بن ابواُمیّہ وہاں آجائیں۔حضرت مہاجر بن ابواُمیّہ صنعاء سے اور حضرت عکرمہؓ ابین سے حضرت ابو بکرؓ کے ارشاد کی تعمیل میں حضر مَوت کے ارادے سے روانہ ہوئے اور مآرب کے مقام پر دونوں مل گئے۔

کندہ کے ایک نوجوان نے حضرت زیادؓ کو غلطی سے اپنے بھائی کی اونٹنی زکوٰۃ کے لیے پیش کر دی۔حضرت زیادؓ نے اُس کو آگ سے داغ کر

زکوٰۃ کا نشان لگا دیا۔ بعد ازاں اُس نوجوان نے اونٹنی کے بدلنے کا مطالبہ کیا لیکن حضرت زیاد راضی نہ ہوئے۔ نوجوان نے اپنے قبیلے کے لوگوں کو مدد کے لیے پکارا۔ ابو سمیط اور اُس کے ساتھیوں نے زبردستی اونٹنی کھول دی۔ حضرت زیادؓ نے ابو سمیط اور اُس کے ساتھیوں کو قید کرلیا اور اونٹنی کو بھی قبضہ میں لے لیا۔ ان لوگوں نے دوسرے قبیلے کے لوگوں کو بھی مدد کے پکارا۔ حضرت زیادؓ نے حملہ کر کے ان کے بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا جبکہ کچھ لوگ فرار ہو گئے۔ حضرت زیاد نے ان کے قیدی بھی رہا کر دیئے مگر انہوں نے واپس جا کر جنگ کی تیاری شروع کر دی۔

چنانچہ بنو عمرو اور بنو حارث اور اشعث بن قیس اور سمط بن اسود نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور ارتداد اختیار کر لیا۔ حضرت زیادؓ نے بنو عمرو پر حملہ کر دیا۔ ان کے بہت سے آدمی قتل کیے اور ایک بڑی تعداد کو قید کر کے مدینہ روانہ کر دیا۔

کندہ کے لوگ حضر موت کے قریب نجیر نامی ایک قلعے میں محصور ہو گئے۔ زبردست جنگ کے بعد مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔ حضرت عکرمہؓ فتح کی خبر اور قیدیوں کے ساتھ حضرت ابو بکرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت ابو بکرؓ نے تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا۔ حضرت عمرؓ کے عہد میں عراق اور شام کی جنگوں میں اشعث نے کارہائے نمایاں انجام دیئے جس کی وجہ سے اس کا وقار پھر بلند ہو گیا۔ حضرت مہاجرؓ اور حضرت عکرمہؓ پوری طرح امن و امان قائم ہونے تک حضر موت اور کندہ میں ہی مقیم رہے۔ مرتد باغیوں کے ساتھ یہ آخری جنگیں تھیں ان کے بعد عرب سے بغاوت کا مکمل طور پر خاتمہ ہو گیا اور تمام قبائل حکومت اسلامیہ کے زیر نگیں آ گئے۔

مرتد باغیوں کی جنگوں اور مہمات کے ختم ہونے کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ آئندہ کے اقدامات کے متعلق غور و فکر میں مشغول تھے کہ عرب اور اسلام کی دیرینہ دشمن ایران اور روم کی سلطنتوں سے مستقل طور پر محفوظ رہنے کے لیے کیا لائحہ عمل اختیار کیا جائے۔ کاشتکاروں کے بارے میں حضرت ابو بکرؓ کی حکمت عملی بہت موثر ثابت ہوئی۔

خطبہ جمعہ 22 جولائی 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے کمالات و مناقب کا ایمان افروز تذکرہ

حضور انور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت بعد جنگ یمامہ کی تفصیل میں ارشاد فرمایا! آج حضرت ابو بکرؓ کے دَور خلافت میں ایرانیوں کے خلاف کارروائیوں کا بیان ہو گا۔

اس سلسلہ میں ایک جنگ جو ہوئی اسے جنگ ذات السلاسل یا جنگ کاظمہ کہتے ہیں۔ یہ جنگ محرم الحرام بارہ 12 ہجری میں ہوئی۔ یہ جنگ تین ناموں سے معروف ہے۔ جنگ ذات السلاسل، جنگ کاظمہ اور جنگ حفیر۔ اس جنگ کو ذات السلاسل یعنی زنجیروں والی جنگ اس لئے کہا جاتا ہے کہ عربی میں سلسلہ زنجیر کو کہتے ہیں جس کی جمع سلاسل ہے۔ کیونکہ اس جنگ میں ایرانی فوج نے اپنے آپ کو ایک دوسرے کے ساتھ زنجیروں میں جکڑ لیا تھا تا کہ کوئی شخص جنگ سے بھاگنے نہ پائے۔ یہ جنگ تین ناموں سے معروف ہے، مسلمانوں کے لشکر کی تعداد 18 ہزار نیز سپہ سالار حضرت خالدؓ بن ولید تھے جبکہ ایرانیوں کی جانب سے حسب و نسب اور شرف و عزت میں اکثر اُمراءِ ایران سے بڑھا ہوا یہاں کا حاکم علاقہ ہُرمُز تھا۔ یمامہ سے روانگی سے قبل حضرت خالدؓ بن ولید نے ہُرمُز کے نام خط لکھا، خط پہنچنے پر اُس نے اَردشیر شاہ کسریٰ کو اِس کی اطلاع دی، اپنی فوجیں جمع کیں اور ایک تیز رَو دستہ کو لے کر فوراً حضرت خالدؓ کے مقابلہ کے لئے کاظمہ پہنچا۔ ہُرمُز نے اپنے دفاعی دستہ کو کہا! مَیں حضرت خالدؓ بن ولید کو مبارزت کی دعوت دیتا ہوں اور اِس دوران تم لوگ اچانک چپکے سے اِن پر حملہ کر دینا۔ پھر وہ خود میدان میں نکلا اور آپؓ کو مقابلہ کی دعوت دی۔ آپؓ چل کر اُس کی طرف آئے اور دونوں میں مقابلہ ہوا نیز آپؓ نے ہُرمُز کو بھینچ لیا۔ اِس پر اُس کے دفاعی دستہ نے خیانت سے کام لیتے ہوئے آپؓ پر حملہ کر دیا نیز گھیرے میں لے لیا، اِس کے باوجود آپؓ نے ہُرمُز کا کام تمام کر دیا۔ حضرت قعقاعؓ بن عَمرو نے جیسے ہی ایرانیوں کی یہ خیانت دیکھی تو اُس کے دفاعی دستہ پر حملہ کر دیا نیز اُنہیں گھیرے میں لے کر موت کی نیند سُلا دیا۔ ایرانیوں کو شکست فاش ہوئی اور وہ بھاگ گئے، بھاگنے والوں میں قُباذ اور انوشجان بھی تھے۔ جنگ

کے اختتام پر جو مالِ غنیمت حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں بھیجا گیا، اُس میں سے ہُرمُز کی ایک لاکھ دِرہم مالیت کی جواہرات سے مرصع ٹوپی حضرت خالدؓ بن ولید کو عطاء ہوئی۔

پھر جنگ ابلہ کا ذکر ہے یہ بارہ ہجری میں لڑی گئی۔ پھر جنگ مذار ہے ایک۔ یہ جنگ بارہ ہجری میں لڑی گئی۔ جنگ ولجہ، کسکر کے قریب خشکی کے علاقہ میں، صفر 12 ہجری میں ہوئی۔ جنگ اُلّیس صفر 12 ہجری میں ہوئی۔

قیدیوں کو قتل کر کے خون نہر میں پھینکنے کی تصریح: کہ ایسے واقعات میں مبالغہ آرائی کی آمیزش بھی کسی حد تک شامل ہوگئی جس کی بناء پر اسلامی جنگوں اور حضرت خالدؓ بن ولید کی ذات پر رکیک حملے کرنے والوں کو مواقع ملے یا جنگوں میں مسلمانوں پر وحشیانہ طرز اختیار کرنے کا الزام لگایا گیا، بہرحال اللہ بہتر جانتا ہے لیکن بظاہر یہی لگتا ہے کہ صرف الزام ہے۔ فتح امغیشیا کے بارہ میں لکھا ہے کہ امغیشیا عراق میں ایک جگہ ہے۔ اِس کو اللہ تعالیٰ نے صفر 12 ہجری میں بغیر جنگ کے ہی فتح کرا دیا تھا فتوحات اُلّیس و امغیشیا کی خوشخبری کی اطلاع میں بنوعجل کے ایک جندل نامی شخص کے ذریعہ بھجوائی۔

خطبہ جمعہ 29 جولائی 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے کمالات و مناقب کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: آج بقیہ ذکر حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ کی ان مہمات کا ہو گا جو حضرت خالدؓ بن ولید کی سرکردگی میں 12 ہجری میں، حیرہ، اَنبار (ذات العیون)، عین التَّمر، دُومتہ الجندل، حُصید و خَنافس، مُصَیَّخ، ثنی و زُمیل، رُضاب نیز فِراض میں لڑی گئیں اور اس کے ساتھ ہی یہ مضمون جو جنگوں کا ہے یہ آج ختم ہو گا۔

فتح حیرہ کے ذکر میں فرمایا کہ یہ فتح، عظیم جنگی اہمیت کی حامل ثابت ہوئی اور اِس سے مسلمانوں کی نگاہ میں فتح فارس کی امیدیں بڑھ گئیں کیونکہ عراق اور فارسی سلطنت کے لئے جغرافیائی اور ادبی حیثیت سے اس شہر کی بڑی اہمیت تھی۔ حیرہ کو اسلامی فوج کے سپہ سالار اعظم نے اپنا مرکز اور صدر مقام قرار دیا۔ حضرت خالدؓ نے خراج اور جزیہ کو وصول کرنے کے لئے مختلف صوبوں پر عامل اور اِسی طرح سرحدوں پر اُمَراء مقرر کئے تاکہ دشمن سے حفاظت ہو سکے۔ جب عراق کی فضا ساز گار ہوگئی تو حضرت خالدؓ نے ایران کے بادشاہوں اور امراو خاص لوگوں کو خطوط بھجوائے کہ تم لوگ اسلام قبول کر لو سلامت رہو گے یا جزیہ ادا کرو ہم تمہاری حفاظت کے ذمہ دار ہوں گے ورنہ یاد رکھو کہ میں نے ایسی قوم کے ساتھ تم پر چڑھائی کی ہے جو موت کی اتنی ہی فریفتہ ہے جتنی تم شراب نوشی کے۔

جنگ اَنبار یا ذات العیون (آنکھوں والی جنگ) میں دشمن کے پسپا ہو کر قلعہ بند ہونے نیز حاکم اَنبار شِیرازاذ کی اجازت مانگنے پر تین دن کا سامان رسد ساتھ لے کر جانے کی اجازت بھی حضرت خالدؓ نے دے دی اور کسی قسم کا تعرض نہیں کیا۔ پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپؓ پر الزام ہے کہ آپؓ ظلم کیا کرتے تھے۔ جنگ عین التَّمر اور اُس کے قلعہ کے محاصرہ نیز اس کا سامان بطور غنیمت لینے کے بعد حضرت خالدؓ بن ولید نے اُن کے کلیساء کے اندر چالیس لڑکوں کو پایا جنہیں عیسائیوں نے گروی بنا لیا تھا، یہ لڑکے بیشتر عربی نژاد تھے، اِن کو اسلامی تاریخ میں اِس لئے اہمیت حاصل ہے۔

دومتہ الجندل کے معرکہ کے موقع پر اُکیدر کو قیدی بنا کر قتل کرنے کی وجہ یہ تھی کہ حضرت خالدؓ کو غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہؐ نے اُکیدر کی طرف روانہ کیا تھا۔ آپؓ اس کو قید کر کے رسول اللہؐ کی خدمت میں لے آئے تھے۔ رسول اللہؐ نے اس پر احسان کر کے اسے چھوڑ دیا تھا اور اس سے معاہدہ لکھوایا تھا لیکن اس نے اس کے بعد بدعہدی کی اور اس نے مدینہ کی حکومت کے خلاف بغاوت کر دی تھی۔

پھر جنگ حصید اور خنافس کا ذکر ہے۔ جنگ مُصَیَّخ کا تذکرہ کرتے ہوئے حضور پر نور نے فرمایا کہ اس جنگ کے دوران دو ایسے اسلامی فوجی مسلمانوں کے ہاتھوں مارے گئے، جو مُصَیَّخ میں مقیم اور جن کے پاس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عطاء کیا ہوا امان نامہ بھی تھا، جب آپؓ کو اُن کے مارے جانے کی اطلاع ملی تو آپؓ نے اُن کا خون بہا ادا کر دیا۔ ثنی، زمیل، رُضاب اور عراق پر چڑھائی کا ذکر کرنے کے بعد جلسہ سالانہ برطانیہ کیلئے حضور انور نے دعا کی تحریک فرمائی۔ ❁❁❁

قرآن کریم میں ہستی باری تعالیٰ

(قسط دوم)

اطہر احمد شمیم استاد جامعہ احمدیہ قادیان)

فطرت انسانی کی گواہی

وَ اِذۡ اَخَذَ رَبُّکَ مِنۡۢ بَنِیۡۤ اٰدَمَ مِنۡ ظُہُوۡرِہِمۡ ذُرِّیَّتَہُمۡ وَ اَشۡہَدَہُمۡ عَلٰۤی اَنۡفُسِہِمۡ ۚ اَلَسۡتُ بِرَبِّکُمۡ ؕ قَالُوۡا بَلٰی ۚۛ شَہِدۡنَا ۚۛ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ اِنَّا کُنَّا عَنۡ ہٰذَا غٰفِلِیۡنَ ﴿۱۷۳﴾
(الأعراف 173)

اور (یاد کرو) جب تیرے ربّ نے بنی آدم کی صُلب سے ان کی نسلوں (کے مادّۂ تخلیق) کو پکڑا اور خود انہیں اپنے نُفوس پر گواہ بنادیا(اور پوچھا) کہ کیا میں تمہارا ربّ نہیں ہوں انہوں نے کہا کیوں نہیں! ہم گواہی دیتے ہیں مبادا تم قیامت کے دن یہ کہو کہ ہم تو اس سے یقیناً بے خبر تھے۔

وَ اِذَا غَشِیَہُمۡ مَّوۡجٌ کَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰہَ مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ ۬ۚ فَلَمَّا نَجّٰہُمۡ اِلَی الۡبَرِّ فَمِنۡہُمۡ مُّقۡتَصِدٌ ؕ وَ مَا یَجۡحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا کُلُّ خَتَّارٍ کَفُوۡرٍ ﴿۳۳﴾ (لقمان 33)

اور جب انہیں موج سایوں کی طرح ڈھانپ لیتی ہے وہ اللہ کو اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے پکارتے ہیں پس جب وہ انہیں خشکی کی طرف بچالے جاتا ہے تو ان میں سے کچھ (ایسے بھی ہوتے) ہیں جو میانہ روی اختیار کرنے والے ہیں اور ہمارے نشانات کا کوئی انکار نہیں کرتا مگر ہر ایک وہ جو سخت دھوکہ باز (اور) بہت ناشکرا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

غرض وہ خدا جس کا پتہ قرآن شریف بتلاتا ہے اپنی موجودات پر فقط قہری حکومت نہیں رکھتا بلکہ موافق آیۃ کریمہ اَلَسۡتُ بِرَبِّکُمۡ قَالُوۡا بَلٰی کے ہر یک ذرہ ذرہ اپنی طبیعت اور روحانیت سے اس کا حکم بردار ہے۔ اس کی طرف جھکنے کے لئے ہر یک طبیعت میں ایک کشش پائی جاتی ہے اس کشش سے ایک ذرہ بھی خالی نہیں اور یہ ایک بڑی دلیل اس بات پر ہے کہ وہ ہر یک چیز کا خالق ہے کیونکہ نور قلب اس بات کو مانتا ہے کہ وہ کشش جو اس کی طرف جھکنے کیلئے تمام چیزوں میں پائی جاتی ہے وہ بلاشبہ اسی کی طرف سے ہے جیسا کہ قرآن شریف نے اس آیت میں اسی بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اِنۡ مِّنۡ شَیۡءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمۡدِہٖ یعنی ہر یک چیز اس کی پاکی اور اس کے محامد بیان کر رہی ہے اگر خدا ان چیزوں کا خالق نہیں تھا تو ان چیزوں میں خدا کی طرف کشش کیوں پائی جاتی ہے ایک غور کرنے والا انسان ضرور اس بات کو قبول کر لیگا کہ کسی مخفی تعلق کی وجہ سے یہ کشش ہے پس اگر وہ تعلق خدا کا خالق ہونا نہیں تو کوئی آریہ وغیرہ اس بات کا جواب دیں کہ اس تعلق کی وید وغیرہ میں کیا ماہیت لکھی ہے اور اس کا کیا نام ہے۔ (ست بچن صفحہ 151)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں:

اصل مطلب آیت کا یہ ہے کہ عادل رحیم و قدوس خدا نے تمام بنی آدم میں ان کی بدءِ فطرت میں ایک قوت ایمانیہ اور نور فراست ودیعت رکھا ہے جو ہمیشہ وجود الٰہی اور اس کی ربوبیت کا اقرار یاد دلاتا رہتا ہے۔ یا اقلاً یوں کہو کہ اگر مثلاً کسی عارض کے باعث غافل بھی ہو جاوے تو بھی چونکہ اصل فطرت میں وہ قوت مجبول کی گئی ہے کسی بیرونی محرّک کے

سبب سے حرکت میں آجاتی ہے۔ ہاں اگر کسی بے ایمان کے اندر کسی باعث وہ قوت بالکل مرگئی ہے اور وہ کمبخت اتھاہ کنویں میں جا پڑا ہو اور شیطان کا فرزند بن کر آسمانی دفتر سے اس نے اپنا نام کٹوا لیا ہو تو یہ اس کا اپنا قصور ہے۔ عادل خدا کی ذات اس سے منزّہ ہے۔

اب اسی کی فطرت کے اقرار کو اسی ربوبیت الٰہی کے جبلی معترف فطرت کو الہامی زبان، ربانی کلام اس طرز عبارت میں بیان فرماتا ہے۔ اور اس دقیق فطرت کے راز کو اس طرح پر انسان کو سمجھاتا ہے کہ انسان بدفطرت میں میری ربوبیت کا اقرار کر چکا ہے۔ یعنی الوہیت ایزدی کا اعتراف انسان کا جبلی اور فطری ہے۔ اور اس کی ترکیب وہیئت ہی اس امر شاہد عادل کافی ہے۔ (حقائق الفرقان جلد 2 صفحہ 241)

انسانی فطرت کی گواہی کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

تیسری دلیل جو قرآن شریف سے معلوم ہوتی ہے یہ ہے کہ انسان کی فطرت خود خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایک دلیل ہے کیونکہ بعض ایسے گناہ ہیں کہ جن کو فطرت انسانی قطعی طور پر ناپسند کرتی ہے، ماں، بہن اور لڑکی کے ساتھ زنا، پاخانہ، پیشاب اور اس قسم کی نجاستوں سے تعلق ہے۔ جھوٹ ہے۔ یہ سب ایسی چیزیں ہیں کہ جن سے ایک دہریہ بھی پرہیز کرتا ہے۔ مگر کیوں؟ اگر کوئی خدا نہیں تو کیوں وہ اپنی ماں، بہن اور دوسری عورتوں میں فرق جانتا ہے۔ جھوٹ کو کیوں برا جانتا ہے؟ کیا دلائل ہیں کہ جنہوں نے مذکورہ بالا چیزوں کو اس کی نظر میں بدنما قرار دیا ہے اگر کسی بالائی طاقت کا رعب اس کے دل پر نہیں تو وہ کیوں ان سے احتراز کرتا ہے؟ اس کے لئے تو جھوٹ اور سچ، ظلم اور انصاف سب ایک ہی ہونا چاہئے۔ جو دل کی خوشی ہوئی کر لیا۔ وہ کون سی شریعت ہے جو اس کے جذبات پر حکومت کرتی ہے۔ وہ خدا کی حکومت ہے جس نے دل پر اپنا تخت رکھا ہے اور گو ایک دہریہ زبان سے اس کی حکومت سے نکل جائے لیکن وہ اس کی بنائی ہوئی فطرت سے باہر نہیں نکل سکتا۔ اور گناہوں سے اجتناب یا ان کے اظہار سے اجتناب اس کے لئے ایک دلیل ہے کہ کسی بادشاہ کی جواب دہی کا خوف جو اس کے دل پر طاری ہے گو وہ اس کی بادشاہت کا انکار ہی کرتا ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَآ اُقۡسِمُ بِیَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ ۙ﴿﴾ وَ لَاۤ اُقۡسِمُ بِالنَّفۡسِ اللَّوَّامَۃِ ؕ﴿﴾ (القیامۃ: ۲،۳) یعنی جیسا کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ نہ خدا ہے نہ کوئی جزا سزا ہے۔ ایسا نہیں بلکہ ہم ان امور کی شہادت کے لئے دو چیزیں پیش کرتے ہیں۔ ایک تو اس بات کو کہ ہر بات کے لئے ایک قیامت کا دن مقرر ہے جس میں اس کا فیصلہ ہوتا ہے اور نیکی کا بدلہ نیک اور بدی کا بدلہ بد مل جاتا ہے۔ اگر خدا نہیں تو یہ جزا سزا کیونکر مل رہی ہے اور جو لوگ قیامت کُبریٰ کے منکر ہیں وہ دیکھ لیں کہ قیامت تو اس دنیا سے شروع ہے۔ زانی کو آتشک وسوزاک ہوتا ہے۔ شادی شدہ کو نہیں ہوتا۔ حالانکہ دونوں ایک ہی کام کر رہے ہوتے ہیں۔ دوسری شہادت نفس لوّامہ ہے یعنی انسان کا نفس خود ایسے گناہ پر ملامت کرتا ہے کہ یہ بات بری ہے اور گندی ہے۔ دہریہ بھی زنا اور جھوٹ کو برا جانیں گے۔ تکبر اور حسد کو اچھا نہ سمجھیں گے مگر کیوں؟ ان کے پاس تو کوئی شریعت نہیں۔ اسی لئے ناکہ ان کا دل برا مناتا ہے اور دل اسی لئے برا مناتا ہے کہ مجھے اس فعل کی ایک حاکم اعلیٰ کی طرف سے سزا ملے گی۔ گو وہ لفظوں میں اسے ادا نہیں کر سکتا۔ اسی کی تائید میں ایک اور جگہ قرآن شریف میں ہے کہ فَاَلۡہَمَہَا فُجُوۡرَہَا وَ تَقۡوٰىہَا ۪ۙ﴿﴾ (الشمس: 9) اللہ تعالیٰ نے ہر نفس میں نیکی اور بدی کا الہام کر دیا ہے۔ پس نیکی بدی کا احساس خود خدا کی ایک زبردست دلیل ہے اگر خدا نہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ایک چیز کو نیک اور ایک کو بد کہا جائے۔ اور لوگ جو دل میں آئے وہ کر لیا کریں۔ (دس دلائل ہستی باری تعالیٰ صفحہ نمبر 13-12)

حضرت میر محمد اسحاق صاحب اپنی ایک تقریر میں فرماتے ہیں:

دنیا میں جس قدر قومیں آباد ہیں خواہ وہ متمدن ہوں یا غیر متمدن۔ تعلیم یافتہ ہوں یا جاہل۔ آباد ملکوں میں زندگی بسر کرنے والی ہوں یا ویران جزیروں اور غیر آباد ٹاپوؤں میں۔ ان سب کا متفق علیہ مسئلہ اگر کوئی ہو سکتا ہے تو وہ ایک کامل مقتدر ہستی کا ماننا ہے۔ دنیا میں جس قدر مذاہب رائج ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ وہ سچے ہیں یا جھوٹے ان سب کا اصل اصول اعتقاد اگر کوئی ہو سکتا ہے تو وہ ذات باری کا وجود باجود ہے۔ دنیا کے کسی گوشہ میں چلے جاؤ۔ کرۂ ارض کے کسی قطعہ پر نظر ڈالو۔ کوئی قوم ایسی نہیں جو اس کامل ہستی کی منکر ہو۔ دنیا کی ایک قوم کی عادتیں دوسری قوم کی عادتوں کے مخالف ہیں۔ ایک کے قوانین دوسری کے

قوانین کے مغایر ہیں۔ ایک کا مذاق دوسری کے مذاق کے خلاف ہے لیکن اس عقیدہ میں تمام قومیں متفق ہیں کہ کوئی نہ کوئی ہمارا پیدا کرنے والا اور ہماری ربوبیت کرنے والا ضرور موجود ہے۔ اسی صداقت کو قرآن حکیم بیان فرماتا ہے۔ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ (لقمان:26) یعنی اگر دنیا کے لوگوں سے پوچھو کہ تمہارا پیدا کرنے والا کون ہے تو فوراً بول اُٹھیں گے کہ ہمارا خالق اللہ ہے۔ اس عظیم الشان اتفاق اور ایسے بے نظیر اجماع کی وجہ صرف فطرت کی گواہی ہے۔ کیونکہ ہر ایک انسان کی فطرت اور اس کی سلیم کانشنس اس کو مجبور کرتی ہے کہ وہ اس شہادت کا اقرار کرے۔ چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے۔ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى (الاعراف:173) یعنی انسان کی فطرت ہر وقت پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ ایک ایسی ہستی ضرور موجود ہے جو میری ربوبیت کر رہی ہے بلکہ ایک صحیح الفطرت انسان ایک لمحہ کے لئے بھی اس بات کا وہم وگمان نہیں کرسکتا کہ وہ ایک حاکم کے بغیر زندگی بسر کر رہا ہے۔ چنانچہ خالق فطرت کا کلام فرماتا ہے۔ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (ابراہیم:11) یعنی فطرت صحیحہ حیرانی سے ظاہر کرتی ہے کہ کیا خدا کے وجود میں بھی کوئی شک کرسکتا ہے۔ غرض ہستی باری تعالیٰ کی پہلی دلیل یہ ہے کہ دنیا میں جس قدر قومیں ہیں وہ سب خدا تعالیٰ کے وجود کی مقر ہیں۔ حالانکہ آپس میں ہر بات میں مختلف ہیں اور نہ ایسے وسائل ہی تھے کہ وہ قومیں آپس میں مل کر تبادلہ خیالات کر کے ایک عقیدہ پر متفق ہو جاتیں۔ سو وہ چونکہ سب اس عقیدہ پر متفق ہیں اس لئے یہ بات دلالت کرتی ہے کہ انسان کی فطرت میں یہ عقیدہ ودیعت ہے ورنہ اگر فطرت میں نہ ہوتا بلکہ خارجی محرک اس کا موجب ہوتے تو یہ اتفاق نہ ہوتا۔ کیونکہ نہ وہ قومیں آپس میں ملیں نہ ان کا تبادلہ خیالات ہوا۔ کوئی امریکہ میں ہے اور کوئی افریقہ میں۔ کوئی ہندوستان میں ہے تو کوئی یورپ میں۔ نہ آج کی طرح ریل وتار اور ڈاک خانے تھے۔ اس لئے باوجود ظاہری محرک کے نہ ہونے کے اور آپس کے میل ملاپ کے بغیر ان کا اس عقیدہ پر متفق ہونا دلالت کرتا ہے کہ یہ عقیدہ فطرت میں رکھا گیا ہے۔ اور جب فطرت میں یہ بات ودیعت ہے تو معلوم ہوا کہ خالق فطرت نے رکھا اور اسی کو ہم خدا کہتے ہیں۔ (الفضل قادیان 2 فروری 1915ء)

ہر اک شئے کا منتہیٰ

وَ اَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ۝ وَ اَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَ اَبْكٰى ۝ وَ اَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَ اَحْيَا ۝ وَ اَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰى ۝

(النجم 43-46)

اور یہ کہ تیرے رب کی طرف ہی بالآخر پہنچنا ہے۔ اور یہ کہ وہی ہے جو ہنساتا ہے اور رُلاتا بھی ہے۔ اور یہ کہ وہی ہے جو مارتا ہے اور زندہ بھی کرتا ہے۔ اور یہ کہ وہی ہے جس نے جوڑا پیدا کیا، یعنی نَر اور مادہ۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

یعنی تمام سلسلہ علل ومعلولات کا تیرے رب پر ختم ہو جاتا ہے۔ تفصیل اس دلیل کی یہ ہے کہ نظر تعمق سے معلوم ہوگا کہ یہ تمام موجودات علل ومعلول کے سلسلہ سے مربوط ہے۔ اسی وجہ سے دنیا میں طرح طرح کے علوم پیدا ہو گئے ہیں کیونکہ کوئی حصہ مخلوقات کا نظام سے باہر نہیں۔ بعض بعض کے لئے بطور اصول اور بعض بطور فروع کے ہیں اور یہ تو ظاہر ہے کہ علّت یا تو خود اپنی ذات سے قائم ہوگی یا اس کا وجود کسی دوسری علّت کے وجود پر منحصر ہوگا۔ اور پھر یہ دوسری علّت کسی اور علت پر، وعلیٰ ہذا القیاس۔ اور یہ تو جائز نہیں کہ اس محدود دنیا میں علل و معلول کا سلسلہ کہیں جا کر ختم نہ ہو اور غیر متناہی ہو۔ تو بالضرورت ماننا پڑا کہ یہ سلسلہ ضرور کسی اخیر علت پر جاکر ختم ہو جاتا ہے۔ پس جس پر اس تمام سلسلہ کا انتہاء ہے وہی خدا ہے۔ آنکھ کھول کر دیکھ لو کہ آیت وَأَنَّ إِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى اپنے مختصر لفظوں میں کس طرح اس دلیل مذکورہ بالا کو بیان فرما رہی ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ انتہاء تمام سلسلہ کی تیرے رب تک ہے۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ 55)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں:

موجودہ امور گزشتہ امور کے نتائج ہوتے ہیں اور مستقبل حال کا ثمرہ یہ سلسلہ ماضی کی طرف اگرچہ ان لوگوں کے نزدیک جو الٰہی ہستی سے بے خبر ہیں لاانتہیٰ ہے مگر خدا کے ماننے والے جانتے ہیں کہ بات یہی سچ ہے إِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى یعنی سب چیزوں کا منتہیٰ اور انجام تیرے رب کی طرف ہے۔ زمانہ بھی آخر مخلوق ہے کیونکہ زمانہ مقدار فعل کا نام ہے۔

مقدار فعل، فعل سے پیدا ہو سکتا ہے اور فعل، فاعل سے۔ جناب الٰہی کی ذات پاک چونکہ ازلی ہمہ دان ست اور چت (عالم) ہمہ قدرت اور سامرتھ ہے۔ وہ اپنے ازلی علم سے جانتا تھا کہ فلاں اپنے پیارے بندے کو مجھے فلاں وقت مؤید ومظفر اور منصور کرنا ہے اور فلاں وقت فلاں شریر کو جو اس کے مقابل ہوگا ذلیل اور خوار اور خواب وخاسر کر دینا ہے۔ اس لیے اس نے ابتداء ہی سے ایسے اسباب اور مواد مہیا کر دیے کہ اس وقت معین اور مقدر میں اس کا مخلص مومن متقی محسن اور برگزیدہ بندہ لامحالہ فتح مند ہو جاتا ہے اور اس کا دشمن اللہ سے دور فضل سے ناامید ابلیس شریر اور شرارت پیشہ تباہ وہلاک ہو جاتا ہے۔

(حقائق الفرقان جلد 4 صفحہ 36)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس طرف متوجہ کیا ہے کہ ہر ایک فعل کا ایک فاعل ہوتا ہے اور ضرور ہے کہ ہر کام کا کوئی کرنے والا بھی ہو۔ پس اس تمام کائنات پر اگر غور کرو گے تو ضرور تمہاری رہنمائی اس طرف ہوگی کہ سب اشیاء آخر جا کر ذات باری پر ختم ہوتی ہیں۔ اور وہی انتہا ہے تمام اشیاء کی اور اسی کے اشارہ سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کی ابتدائی حالت کی طرف متوجہ کر کے فرمایا کہ تمہاری پیدائش تو ایک نطفہ سے ہے اور تم جوں جوں پیچھے جاتے ہو کمزور ہی ہوتے جاتے ہو تم کیونکر اپنے خالق ہو سکتے ہو؟ جب خالق کے بغیر کوئی مخلوق ہو نہیں سکتی اور انسان اپنا آپ خالق نہیں ہے کیونکہ اس کی حالت پر جس قدر غور کریں وہ نہایت چھوٹی اور ادنیٰ حالت سے ترقی کر کے اس حالت کو پہنچتا ہے۔ اور جب وہ موجودہ حالت میں خالق نہیں تو اس کمزور حالت میں کیونکر خالق ہو سکتا تھا۔ تو ماننا پڑے گا کہ اس کا خالق کوئی اور ہے جس کی طاقتیں غیر محدود اور قدرتیں لاانتہا ہیں۔ غرضیکہ جس قدر انسان کی درجہ بدرجہ ترقی پر غور کرتے جائیں۔ اس کے اسباب باریک سے باریک تر ہوتے جاتے ہیں اور آخر ایک جگہ جا کر تمام دنیاوی علوم کہہ دیتے ہیں کہ یہاں اب ہمارا دخل نہیں اور ہم نہیں جانتے کہ یہ کیوں ہو گیا اور وہی مقام ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ کام کر رہا ہوتا ہے اور ہر ایک سائنس دان کو آخر ماننا پڑتا ہے کہ وَأَنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الْمُنْتَهَىٰ ○

(دس دلائل ہستی باری تعالیٰ صفحہ نمبر 14-13)

غلبۂ رسل

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ہی اپنے رسولوں کا انتخاب کرتا ہوں اور پھر میں ہی دنیوی لحاظ سے باوجد کمزور ہونے کے اپنے رسولوں کو مخالفین پر غلبہ بھی دیتا ہوں چنانچہ فرماتا ہے:

اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّ مِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ○ (الحج 76)

اللہ فرشتوں میں سے رسول چنتا ہے اور انسانوں میں سے بھی یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِيْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ (المجادلة 22)

اللہ نے لکھ رکھا ہے کہ ضرور مَیں اور میرے رسول غالب آئیں گے یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا وَ كَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ

(الروم 48)

اور یقیناً ہم نے تجھ سے پہلے کئی رسولوں کو اُنکی قوم کی طرف بھیجا پس وہ ان کے پاس کھلے کھلے نشانات لے کر آئے تو ہم نے ان سے جنہوں نے جرم کئے انتقام لیا اور ہم پر مومنوں کی مدد کرنا فرض ٹھہرتا تھا۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ’’یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اِس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اِسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی اُنہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔‘‘ (الوصیت صفحہ 4)

’’اور ہم نے تجھ سے پہلے کئی پیغمبر ان کی قوم کی طرف بھیجے اور وہ

بھی روشن نشان لائے۔ پس آخر ہم نے ان مجرم لوگوں سے بدلہ لیا جنہوں نے ان نبیوں کو قبول نہیں کیا تھا اور ابتداء سے یہی مقرر ہے کہ مومنوں کی مدد کرنا ہم پر ایک حق لازم ہے یعنی قدیم سے عادت الٰہیہ اسی طرح پر جاری ہے کہ سچے نبی ضائع نہیں چھوڑے جاتے اور ان کی جماعت متفرق اور پراگندہ نہیں ہوتی بلکہ ان کو بدلتی ہے۔''

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ صفحہ 21-20)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے منکر ہمیشہ ذلیل وخوار ہوتے ہیں اور یہ بھی ایک ثبوت ہے ان کے باطل پر ہونے کا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے ماننے والوں کو ہمیشہ فتوحات دیتا ہے اور وہ اپنے مخالفوں پر غالب رہتے ہیں۔ اگر کوئی خدا نہیں تو یہ نصرت وتائید کہاں سے آتی ہے۔...علاوہ ازیں دنیا میں کبھی کوئی سلطنت دہریوں نے قائم نہیں کی بلکہ دنیا کے فاتح اور ملکوں کے مصلح اور تاریخ کے بنانے والے وہی لوگ ہیں کہ جو خدا کے قائل ہیں۔ کیا جہان کی ذلت ونکبت اور ایک قوم کی صورت میں کبھی حکومت نصیب نہ ہونا کچھ معنی نہیں رکھتا؟...اس کی ذات کے ماننے اور اس پر حقیقی ایمان رکھنے والے ہمیشہ کامیاب ہوتے ہیں اور باوجود لوگوں کی مخالفت کے ان پر کوئی مصیبت نہیں آتی۔ خدا تعالیٰ کی ہستی کے منوانے والے ہر ایک ملک میں پیدا ہوئے ہیں اور جس قدر ان کی مخالفت ہوئی ہے اتنی اور کسی کی نہیں ہوئی لیکن پھر دنیا ان کے خلاف کیا کر سکی؟...اگر خدا نہیں تو یہ تائید کس نے کی؟ اگر یہ سب کچھ اتفاق تھا تو کوئی مبعوث تو ایسا ہوتا جو خدا کی خدائی ثابت کرنے آتا اور دنیا اسے ذلیل کر دیتی۔ مگر جو کوئی خدا کے نام کو بلند کرنے اٹھا وہ معزز وممتاز ہی ہوا...''

(دس دلائل ہستی باری تعالیٰ صفحہ نمبر 18 تا 20)

اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی ملائکہ کو اپنے پاک بندوں پر نازل کرتا رہے گا اور اسی طرح انسانوں میں سے بھی بعض لوگوں کو اپنا رسول بنا کر بھیجتا رہے گا۔ کیونکہ وہ دعائیں سنتا ہے اور انسانوں کے حالات کو دیکھتا ہے جب کبھی کسی انسان کی روح آسمانی پانی کے لیے پکارے گی اللہ تعالیٰ اس پر آسمان سے پانی اتارے گا اور جب کبھی وہ دیکھے گا کہ اس کے بندے ہدایت سے دور جا رہے ہیں وہ ان کی ہدایت کے لئے اپنے پاک بندوں کو مامور کرتا رہے گا۔ (تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 98)

وہ وجود جنہوں نے خدا کی ہستی کا اعلان کیا ضرور اور ضرور کامیاب ہوئے اور ان کے مقابل کتنی ہی بڑی اور مضبوط طاقتیں آئیں سب ناکام ونامراد ہوئیں۔ تاریخ انبیاء اس بات پر بیّن ثبوت ہے کہ مدمقابل ہمیشہ ذلیل وخوار ہوا ہے۔ چاہے نمرود ہو یا فرعون یا ابوجہل۔ ان کے بالمقابل مومنین کی جماعت کو ممتاز کیا گیا۔

الہام

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ (ابراھیم 28)

اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے مستحکم قول کے ساتھ دنیوی زندگی میں اور آخرت میں استحکام بخشتا ہے

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ مومنوں کو قول ثابت کے ساتھ یعنی جو قول ثابت شدہ اور مدلّل ہے اس دنیا کی زندگی اور آخرت میں ثابت قدم کرتا ہے اور جو لوگ ظلم اختیار کرتے ہیں ان کو گمراہ کرتا ہے یعنی ظالم خدا تعالیٰ سے ہدایت کی مدد نہیں پاتا جب تک ہدایت کا طالب نہ ہو۔

(جنگ مقدس صفحہ 3)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں: اللہ ظالموں پر گمراہی کا حکم لگاتا اور اور انہیں گمراہ ٹھہراتا ہے۔

(حقائق الفرقان جلد 2 صفحہ 442-441)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''یعنی اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو اس دنیا اور اگلی دنیا میں پکّی باتیں سنا سنا کر مضبوط کرتا رہتا ہے۔ پس جبکہ ہر زمانہ میں اللہ تعالیٰ ایک بڑی تعداد کے ساتھ ہمکلام ہوتا رہتا ہے۔ تو پھر اس کا انکار کیونکر درست ہوسکتا ہے اور نہ صرف انبیاء اور رسولوں سے ہی ہمکلام ہوتا ہے بلکہ اولیاء سے بھی بات کرتا ہے اور بعض دفعہ اپنے کسی غریب بندہ پر بھی رحم کر کے اس کی تشفی کے لئے کلام کرتا ہے۔ چنانچہ اس عاجز (حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ) سے بھی اس نے کلام کیا اور

اپنے وجود کو دلائل سے ثابت کیا۔ پھر یہی نہیں بعض دفعہ نہایت گندہ اور بد باطن آدمیوں سے بھی ان پر حجت قائم کرنے کے لئے بول لیتا ہے۔ چنانچہ بعض دفعہ چوہڑوں، چماروں، کنچنیوں تک کو خوابیں اور الہام ہو جاتے ہیں۔ اور اس بات کا ثبوت کہ وہ کسی زبردست ہستی کی طرف سے ہیں یہ ہوتا ہے کہ بعض دفعہ ان میں غیب کی خبریں ہوتی ہیں جو اپنے وقت پر پوری ہو کر بتا دیتی ہیں کہ یہ انسانی دماغ کا کام نہ تھا اور نہ کسی بدہضمی کا نتیجہ تھا اور بعض دفعہ سینکڑوں سال آگے کی خبریں بتائی جاتی ہیں تا کہ کوئی یہ نہ کہہ دے کہ موجودہ واقعات خواب میں سامنے آگئے۔ اور وہ اتفاقاً پورے بھی ہو گئے۔ چنانچہ توریت اور قرآن شریف میں مسیحیوں کی ان ترقیوں کا جن کو دیکھ کر اب دنیا حیران ہے پہلے سے ذکر موجود تھا اور پھر صریح لفظوں میں تفصیل کے ساتھ بلکہ ان واقعات کا بھی ذکر ہے جو آئندہ پیش آنے والے ہیں۔“

(دس دلائل ہستی باری تعالیٰ صفحہ نمبر 22)

وہ قول جو ثابت ہے وہ وہی ہے جو کلمہ طیبہ کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے یعنی اس کی تائید کے لئے اللہ تعالیٰ الہام نازل کرتا ہے اس کو ثابت اس لیے کہا کہ آج ان کو اور کل ان کے بھائیوں کو حاصل ہو گا اور کبھی یہ سلسلہ نہ ٹوٹے گا اور پھر اس وجہ سے بھی ثابت کہا اور آخرت میں اس کے خلاف جھوٹے مدعی کا کلام مرنے کے بعد کوئی فائدہ نہیں دیتا۔

(سورۃ ابراہیم آیت 28) (تفسیر کبیر جلد 3 صفحہ 478)

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے اس کی کئی مثالیں قرآن کریم میں موجود ہیں تمام انبیاء سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا بعض عورتوں کا ذکر قرآن کریم میں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا۔ انسان تو انسان حیوانات سے بھی اللہ تعالیٰ نے کلام کیا جیسا کہ شہد کی مکھی کے متعلق آیا کہ واوحینا الی النحل کہ ہم نے شہد کی مکھی کی طرف وحی نازل کی۔ کوئی نہ کوئی وجود موجود ہے جو ان سب سے کلام کر رہا ہے۔

صفات باری تعالیٰ

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الۡغَیۡبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِیۡمُ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلۡمَلِكُ الۡقُدُّوۡسُ السَّلٰمُ الۡمُؤۡمِنُ الۡمُهَیۡمِنُ الۡعَزِیۡزُ الۡجَبَّارُ الۡمُتَكَبِّرُ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشۡرِكُوۡنَ ﴿۲۴﴾ هُوَ اللّٰهُ الۡخَالِقُ الۡبَارِئُ الۡمُصَوِّرُ لَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ وَ هُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَكِیۡمُ

(الحشر 25-23)

وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں غیب کا جاننے والا ہے اور حاضر کا بھی وہی ہے جو بن مانگے دینے والا، بے انتہا رحم کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں وہ بادشاہ ہے، پاک ہے، سلام ہے، امن دینے والا ہے، نگہبان ہے، کامل غلبہ والا ہے، ٹوٹے کام بنانے والا ہے (اور) کبریائی والا ہے پاک ہے اللہ اُس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔ وہی اللہ ہے جو پیدا کرنے والا پیدائش کا آغاز کرنے والا اور مصوّر ہے تمام خوبصورت نام اسی کے ہیں اُسی کی تسبیح کر رہا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

پرستش اور فرمانبرداری کے لائق نہیں۔ یہ اس لئے فرمایا کہ اگر وہ لاشریک نہ ہو تو شاید اس کی طاقت پر دشمن کی طاقت غالب آجائے۔ اس صورت میں خدائی معرض خطرہ میں رہے گی۔ اور یہ جو فرمایا کہ اس کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں اس سے یہ مطلب ہے کہ وہ ایسا کامل خدا ہے جس کی صفات اور خوبیاں اور کمالات ایسے اعلیٰ اور بلند ہیں کہ اگر موجودات میں سے بوجہ صفات کاملہ کے ایک خدا انتخاب کرنا چاہیں یا دل میں عمدہ سے عمدہ اور اعلیٰ سے اعلیٰ خدا کی صفات فرض کریں تو سب سے اعلیٰ جس سے بڑھ کر کوئی اعلیٰ نہیں ہوسکتا۔ وہی خدا ہے جس کی پرستش میں ادنیٰ کو شریک کرنا ظلم ہے۔ پھر فرمایا کہ عالم الغیب ہے یعنی اپنی ذات کو آپ ہی جانتا ہے اس کی ذات پر کوئی احاطہ نہیں کر سکتا۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ 58)

کیونکہ اس کے لئے تمام اسماء حسنہ ثابت ہیں یعنی جمیع صفات کاملہ جو باعتبار کمال قدرت کے عقل تجویز کرسکتی ہے اس کی ذات میں جمع ہیں۔ لہذا نیست سے ہست کرنے پر بھی وہ قادر رہے۔ کیونکہ نیست سے ہست کرنا قدرتی کمالات سے ایک اعلیٰ کمال ہے اور ترتیب مقدمات اس قیاس کی بصورت شکل اول کے اس طرح پر ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ پیدا

کرنا اور محض اپنی قدرت سے وجود بخشنا ایک کمال ہے اور سب کمالات ذات کامل واجب الوجود کو حاصل ہیں۔ پس نتیجہ یہ ہوا کہ نیست سے ہست کرنے کا کمال بھی ذات باری کو حاصل ہے۔

(پرانی تحریریں صفحہ 11)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں:

وہ ذات پاک پاک جس کا نام اللہ۔ تمام صفات کاملہ سے موصوف، تمام برائیوں سے پاک، وہی جس کے سوا کوئی بھی پرستش و فرمانبرداری کے لائق نہیں، اپنی ذات کو جو تمام غیبوں کا غیب ہے، آپ ہی جانتا ہے۔ تمام ان اشیاء کو جو موجود ہو کر فنا ہوگئیں یا اب تک ابھی پیدا ہی نہیں ہوئیں، صرف اس کے علم میں ہی ہیں اور تمام موجودات کو جانتا ہے وہ رحمان بروں بھلوں سب کا روزی رساں، بن مانگے فضل کرنے والا۔ وہ رحیم جو پہلوں کو اپنے فضل و رحم سے بخشے اور کسی کے سوال و محنت کو ضائع نہ کرے۔ (حقائق الفرقان جلد 4 صفحہ 69)

حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ فرماتے ہیں:

دنیا میں جس قدر چیزیں ہم کو نظر آتی ہیں اصل میں ان کی ذات ہم نہیں دیکھ سکتے بلکہ صفات کو دیکھتے ہیں۔ مثلاً ہماری آنکھوں کے سامنے ایک درخت ہے اور ہم اسے دیکھ رہے ہیں تو اس کی ذات کو نہیں دیکھتے بلکہ کچھ صفتوں کو دیکھ رہے ہیں مثلاً اس کا طول و عرض نظر آتا ہے اور طول و عرض صفات میں سے ہے نہ کہ ذات سے۔ پھر اس کا رنگ دیکھتے ہیں اور وہ صفت ہے نہ کہ ذات۔ پھر ہاتھ لگا کر اس کی سختی نرمی معلوم کرتے ہیں تو وہ بھی ذات نہیں بلکہ صفات ہیں۔ پھر اس کا میوہ کھاتے ہیں تو اس کی ذات نہیں معلوم ہوتی۔ بلکہ مزا محسوس کرتے ہیں۔ اور یہ بات صاف ظاہر ہے کہ مزیدار ہونا میوہ کی ایک صفت ہے نہ کہ ذات۔ غرض جمادات، نباتات، حیوانات ان تمام قسموں میں سے ہم جب کوئی چیز دیکھتے ہیں تو اس کی ذات ہمیں نظر نہیں آتی بلکہ صفات ہی صفات دیکھتے ہیں۔ طول عرض، رنگ، سختی نرمی، مزہ وغیرہ یہی باتیں ہم کو نظر آتی ہیں۔ اس لئے یہ مطالبہ کرنا کہ خدا کی ذات ہمیں دکھادو ایک بے ہودہ مطالبہ ہے۔ کیونکہ ذات تو کسی چیز کی بھی نظر نہیں آتی۔ سب چیزوں کو ان کی صفات کے ذریعہ ہم پہچان سکتے ہیں۔ اسی طرح ہم بھی خدا تعالیٰ کو اس کی صفات دیکھ کر تسلیم کرتے ہیں۔ مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ اس دنیا میں رحمانیت ہو رہی ہے اور بہت سی چیزیں ہمیں بغیر ہماری محنت کے بے مانگے کے مل رہی ہیں۔ مثلاً سورج، چاند، ہوا، پانی وغیرہ یہ سب کچھ نعمتیں ہمیں بے محنت کے ملی ہیں اور اسی کا نام رحمانیت ہے۔ سو جب ہم رحمانیت کی صفت دنیا میں دیکھتے ہیں تو اس کا موصوف بھی ماننا پڑے گا۔ کیونکہ کوئی صفت بغیر موصوف کے نہیں ہوتی۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں ربوبیت ہو رہی ہے۔ دیکھو جب ہم ماں کے پیٹ سے نکلے اس وقت ہمارے لئے دودھ مہیا کیا گیا۔ اور ہم نے ایک دو سال تک بڑے آرام سے زندگی بسر کی۔ پھر جبکہ ماں کی چھاتیوں میں دودھ نہ رہا اور اناج وغیرہ کے کھانے کی ضرورت پڑی تو ہمیں دانت دیئے گئے تاکہ سخت چیزیں ہم چبا سکیں۔ سو جب ہم دنیا میں صفت ربوبیت کا مشاہدہ کر رہے ہیں تو اس کے موصوف کا کیوں انکار کریں۔

(الفضل قادیان 7 فروری 1915ء)

(پہلی قسط ماہِ جولائی 2022 / اگلی قسط ماہِ اکتوبر 2022 میں انشاء اللہ)

NAVNEET
JEWELLERS

Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

حضرت مسیح موعودؑ کا عشق قرآن

(حافظ سید گلستان عارف استاد جامعہ احمدیہ قادیان)

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق قرآن کریم کی لفظی و معنوی حفاظت فرمائی تھی۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ

یقیناً ہم نے ہی یہ ذکر اُتارا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

اس وعدۂ خداوندی کے دو پہلو تھے۔حفاظت لفظی جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوا اور دوست و دشمن اس کے گواہ ہیں۔حفاظت معنوی کے لئے خدا تعالیٰ نے ایک عاشق قرآن کو مبعوث کرنا تھا۔اور اسی طرح مخبر صادق ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ اہل فارس میں سے ایک شخص ایمان کو ثریا ستارے سے واپس لے آئے گا۔آپؑ کے عشق قرآن اور خدمت قرآن سے یہ ثابت ہوگیا کہ اس پیشگوئی کے مصداق آپؑ ہی ہیں۔

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

اس شعر کی لطافت اور گہرائی حضرت مسیح موعودؑ کے عشق قرآن کو عیاں کر دیتی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے محبت وعشق قرآن کے حوالے سے کئی واقعات اور روایات ہمیں ملتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو قرآن کریم سے بے انتہا عشق و محبت تھی۔اس عشق کا اظہار آپؑ کے قرآن کریم کے مطالعہ اور غور وخوض سے ہوتا ہے۔آپؑ کے قرآن کریم سے عشق کا یہ عالم تھا کہ ایک ہی نسخہ کا متواتر مطالعہ کیا۔قرآن شریف پڑھتے، اس پر تدبر کرتے اور حاشیہ پر نوٹس لکھتے رہتے تھے۔آپؑ کے بڑے فرزند حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی روایت ہے کہ ”آپ کے پاس ایک قرآن مجید تھا اس کو پڑھتے اور اس پر نشان کرتے رہتے تھے۔وہ کہتے ہیں کہ میں بلا مبالغہ کہہ سکتا ہوں کہ شاید دس ہزار مرتبہ اس کو پڑھا ہو“۔

حضرت مسیح موعودؑ نے سورۃ الفاتحہ کی لطیف تفسیر بیان فرمائی، اسلام کے معنی، علم الیقین عین الیقین اور حق الیقین، سورۃ المومنون کی تفسیر میں جسمانی اور روحانی تکمیل کے مراتب ستہ کا تقابل اور موازنہ اور لف و نشر مرتب کے ذریعہ قرآن کریم کی بلاغت کا تفصیلاً ذکر، تاریخی واقعات، آیت خاتم النبیین ﷺ، رفع مسیح، حیات مسیح اور وفات مسیحؑ کی بابت آیات کی مجمل اور مفصل دونوں پیرایوں میں تفسیر بیان فرمائی۔قرآن کریم کے منسوخ سمجھے جانے والے مقامات کی تشریح بیان فرمائی۔قرآن کریم کی زبان کی لطافت، فصاحت و بلاغت کے برمحل استعمال کو نمایاں فرمایا۔استغفار، روح کی حقیقت، ہلال، قمر اور بدر، نفس، عالم صغیر و کبیر کی تفسیر بیان فرمائی۔یہ سب آپؑ کے عشق قرآن کا آئینہ دار ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے عشق قرآن سے متعلق بعض اہم واقعات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیواروں پر قرآنی آیات لکھ رکھی تھیں جن پر غور کرتے رہتے تھے۔آپ کے بڑے بیٹے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی روایت ہے کہ آپ بہت کثرت سے تلاوت فرمایا کرتے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس ایک قرآن کریم تھا جس پر نشان لگایا کرتے تھے اور آپ نے دس ہزار سے زیادہ مرتبہ

قرآن ضرور پڑھا ہے۔

(حیات نبی صفحہ 108)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ کی قسم! وہ ایک لاثانی موتی ہے اس کا ظاہر بھی نور ہے اس کا باطن بھی نور ہے اور اس کے ہر لفظ اور کلمہ میں نور ہے وہ ایک روحانی جنت ہے جس کے خوشے پھلوں سے جھکے ہوئے ہیں اور اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں...اگر قرآن نہ ہوتا تو مجھے میری زندگی کا مزہ نہ آتا۔ میں نے اس کے حسن کو ہزاروں یوسفوں سے بڑھ کر پایا۔''

(ترجمہ از عربی۔ آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 545)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن کریم کے سچے عاشق تھے یہاں تک کہ قرآن آپ کی روح کی غذا بن گیا تھا۔

ایک دفعہ آپ سیر کو تشریف لے گئے آپ کے ساتھ حافظ محبوب الرحمٰن صاحب تھے آپؑ نے فرمایا: ''یہ قرآن شریف اچھا پڑھتے ہیں اور مَیں نے اسی واسطے ان کو یہاں رکھ لیا ہے کہ ہر روز ان سے قرآنِ شریف سنا کریں گے۔ مجھے بہت شوق ہے کہ کوئی شخص عمدہ، صحیح، خوش الحانی سے قرآنِ شریف پڑھنے والا ہو تو اس سے سنا کروں۔'' پھر حافظ صاحب موصوف کو مخاطب کر کے حضرتؑ نے فرمایا کہ ''آج آپ سیر میں کچھ سنائیں۔'' چنانچہ تھوڑی دُور جا کر آپ نہایت سادگی کے ساتھ ایک کھیت کے کنارے زمین پر بیٹھ گئے اور تمام خدام بھی زمین پر بیٹھ گئے اور حافظ صاحب نے نہایت خوش الحانی سے سورۃ دھر پڑھی جس کے بعد آپ سیر کے واسطے آگے تشریف لے گئے۔''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 197، ایڈیشن 1988ء)

ایک دفعہ آپ کے سر میں بہت درد ہو رہا تھا تو آپ علیہ السلام نے حافظ صالح رضی اللہ عنہ موصوف سے قرآن سنانے کو کہا چنانچہ جب انہوں نے قرآن پڑھنا شروع کیا تو آپ کے سر درد کو آرام آ گیا۔

ایک روز قادیان سے آپؑ بٹالہ کے لیے روانہ ہوئے قرآن کریم کھول کر سورۃ فاتحہ کی تلاوت کر رہے تھے خدام کا بیان ہے کہ بٹالہ تک حضور علیہ السلام سورۃ فاتحہ پر غور و فکر میں مشغول رہے۔ اللہ اللہ کیا عشق تھا خدا کے مامور کو خدا کی کتاب کے ساتھ! گیارہ میل کے لمبے سفر میں قرآن کریم کی چھوٹی سی سورہ ہی زیر غور رہی۔

(سیرت المہدی صفحہ 16)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہمیشہ سے ہی یہ عادت تھی کہ جب وہ اپنے کمرے میں بیٹھے ہوتے تو دروازہ بند کر لیا کرتے تھے۔ یہی طرز عمل آپ کا سیالکوٹ میں تھا۔ لوگوں سے ملتے نہیں تھے جب کچہری سے فارغ ہو جاتے تو آتے ساتھ ہی دروازہ بند کر کے اپنے شغل یعنی ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتے۔ بعض لوگوں کو ٹوہ لگی کہ یہ دروازہ بند کر کے کیا کرتے ہیں؟ ایک دن ٹوہ لگانے والوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس مخفی کارروائی کا سراغ مل گیا اور وہ یہ تھا کہ آپ علیہ السلام مصلے پر بیٹھے ہوئے قرآن مجید ہاتھ میں لیے ہوئے یہ دعا کر رہے تھے کہ ''یا اللہ تیرا کلام ہے مجھے تو ہی سمجھائے گا تو سمجھ سکتا ہوں۔''

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے کسی نے بھی قرآن کریم کی تعریف میں کوئی نظم نہیں لکھی تھی۔ آپؑ پہلے شخص ہیں جس نے قرآن کریم کی تعریف میں نظم لکھی۔ یہ بھی آپؑ کے دل میں موجزن عشق قرآن کے چشمہ سے ہی نکلا تھا۔

حضورؑ کے چند اشعار نمونۃً درجہ ذیل ہیں:

قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اُس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے
جو لوگ شک کی سردیوں سے تھرتھراتے ہیں
اس آفتاب سے وہ عجب دُھوپ پاتے ہیں
دنیا میں جس قدر ہے مذاہب کا شور و شر
سب قصہ گو ہیں نور نہیں ایک ذرّہ بھر
پر یہ کلام نورِ خدا کو دکھاتا ہے
اسکی طرف نشانوں کے جلوہ سے لاتا ہے

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 ص 11، 12)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے پیارے آقا کے نقش قدم پر چلتے ہوئے سچا عاشق قرآن بنائے۔ آمین۔

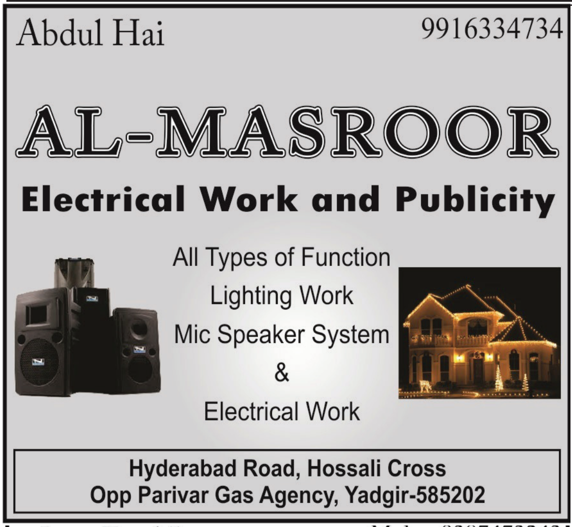
Abdul Hai
9916334734
AL-MASROOR
Electrical Work and Publicity
All Types of Function
Lighting Work
Mic Speaker System
&
Electrical Work
Hyderabad Road, Hossali Cross
Opp Parivar Gas Agency, Yadgir-585202

M.OMER . 7829780232
AL-BADAR
ZAHED . 6363220415
STEEL & ROLLING SHUTTERS
ALL KINDS OF IRON STEEL
SHUTTER PATTI, GUIDE BOTTOM.
ROUND RODS, SQUARE RODS.
ROUND PIPE, SQUARE PIPES.
BEARINGS, FLATS.
SPRINGS, ANGLES.
Shop No.1-1-185/30A OPP.KALLUR RICE MILL .
HATTIKUNI ROAD YADGIR

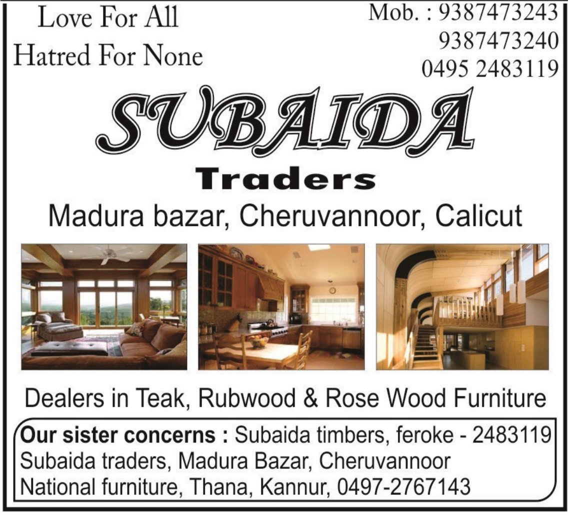
Love For All
Hatred For None
Mob. : 9387473243
9387473240
0495 2483119
SUBAIDA
Traders
Madura bazar, Cheruvannoor, Calicut
Dealers in Teak, Rubwood & Rose Wood Furniture
Our sister concerns : Subaida timbers, feroke - 2483119
Subaida traders, Madura Bazar, Cheruvannoor
National furniture, Thana, Kannur, 0497-2767143

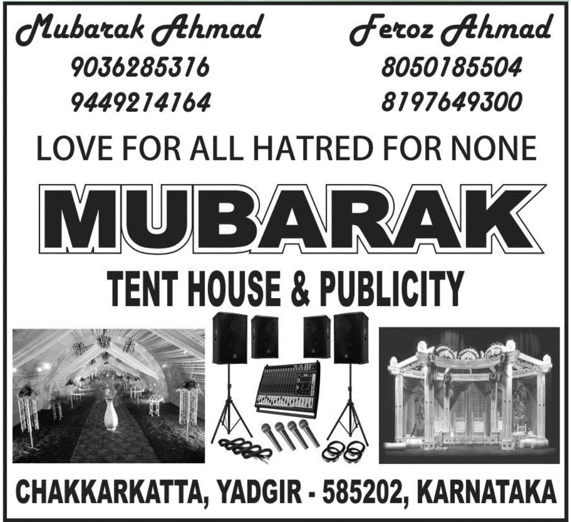
Mubarak Ahmad
9036285316
9449214164
Feroz Ahmad
8050185504
8197649300
LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
MUBARAK
TENT HOUSE & PUBLICITY
CHAKKARKATTA, YADGIR - 585202, KARNATAKA

Prop : Mohammed Yahiya Ateeq
Cell : 9886671843
ಐ ಮೊಬೈಲ್ಸ್
I MOBILES
Authorised Service centre of
LAVA
itel
INTEX
XOLO
the next level
Infinix
The future is Now!
TECNO
Mobile
spice
1st Floor Kallur Complex, Gandhi Chowk Yadgir - 585201.

Prop. Asif Mustafa
CARE SERVICING & GARAGE
CARE TRAVELLING
Servicing of all type of vehicles
(2, 3 & 4 Wheelers)
RAMSAR CHOWK, BHAGALPUR-2
* Washing * Polish * Greasing * Chasis Paint
Contact for : Car Booking for Marriage & Travailing.
(Tata Victa A.C., Scorpio Grand, Bolero and
all types of Vehicle available)
Mob. : 9431422476, 9973370403

صداقت حضرت مسیح موعودؑ

(خاکسار نیاز احمد نائک)

مضمون ہذا میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشعار کہنے کی غرض وغایت اور ان اشعار کو یاد کرنے کی تلقین کا ذکر کرنے کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کے اس بحر بیکراں میں سے چند قطرات بطور نمونہ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔طوالت مضمون کو دیکھتے ہوئے درثمین میں سے ایسے اشعار کا انتخاب کیا گیا ہے جو حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی صداقت کے لیے ارشاد فرمائے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا ہے کہ میری صداقت کا معیار منہاج نبوت ہے۔یعنی جو آپ کو انبیاء کے نہج پر پرکھے گا اس پر آپؑ کی صداقت عیاں ہو جائے گی۔منہاج نبوت کے معیار کی بھی صدہا جزئیات ہیں،ذیل میں اکثر ان اشعار کا انتخاب کیا گیا ہے جو منہاج نبوت کے معیار سے تعلق رکھنے والی ہیں۔

اشعار کہنے کی ضرورت

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اشعار میں اپنے مضامین کو بیان کرنے کی ہمیں ضرورت اس لئے پیش آئی کہ بعض طبائع اس قسم کی ہوتی ہیں کہ ان کو نثر عبارت میں ہزار پیرائیہ لطیف میں کوئی صداقت بتائی جائے وہ نہیں سمجھتے لیکن اسی مفہوم کو اگر برجستہ شعر میں منظوم کرکے سنایا جاوے تو شعر کی لطافت ان پر بہت اثر کر جاتی ہے شعر کو سن کر پھڑک اٹھتے ہیں۔اور حق کو شعر کے ذریعہ فوراً قبول کر لیتے ہیں۔“(الحکم قادیان 28/اگست 7/ستمبر 1938ء صفحہ 2)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے اشعار یاد کرنے کی تحریک وتحریص

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں کہ ”ایک ایک شعر،ایک ایک مصرع ایک ایک لفظ سچائی میں ڈوبا ہوا ہے۔اور حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کا کلام ہی آپ کی سچائی کی دلیل ہے۔کوئی سعید فطرت انسان اگر اس کلام کو سنے تو ممکن نہیں ہے کہ وہ اس کلام کے کہنے والے کے حق میں اس سچائی کی گواہی نہ دے۔حیرت انگیز طور پر پاکیزہ جذبات عشق میں ڈوبا ہوا یہ کلام سن کر روح پر وجد طاری ہو جاتا ہے... حضرت مسیح موعودؑ کا کلام یاد کریں اور درویشوں کی طرح گاتے ہوئے قریہ قریہ پھریں اور اس کلام کی منادی کریں اور دنیا کو بتائیں کہ وہ آ گیا ہے جس کے آنے سے تمہاری نجات وابستہ ہے“(روزنامہ الفضل 28/جون 1983ء)

ضرورت زمانہ

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ مامور زمانہ کی صداقت کے تین معیار ضرورت زمانہ، سابقہ پیشگوئیاں اور تائیدات سماویہ وارضیہ ہوتے ہیں۔ذیل میں اس مناسبت سے آپؑ کے اشعار درج کیے جاتے ہیں جن سے مسلمانوں کی حسب پیشگوئی ناگفتہ بہ حالت،اسلام کا دشمنوں کے نرغے میں ہونا پھر اس کے احیا کے لیے مسیح دوراں کے ظہور کا ذکر ہے۔

اِسۡمَعُوۡا صَوۡتَ السَّمَاءِ جَاءَ الۡمَسِیۡح جَاءَ الۡمَسِیۡح

نیز بشنو از زمیں آمد امامِ کامگار
نورِ دل جاتا رہا اک رسم دیں کی رہ گئی
پھر بھی کہتے ہیں کہ کوئی مصلح دیں کیا بکار
ظاہر ہیں خود نشاں کہ زماں وہ زماں نہیں
اب قوم میں ہماری وہ تاب و تواں نہیں
مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیمِ قرآں کو بھلایا
رسولِؐ حق کو مٹی میں سلایا
مسیحاء کو فلک پر ہے بٹھایا
دِن چڑھا ہے دُشمنانِ دیں کا ہم پر رات ہے
اے مرے سورج نکل باہر کہ میں ہوں بے قرار
صد ہزاراں آفتیں نازل ہوئیں اسلام پر
ہو گئے شیطاں کے چیلے گردنِ دیں پر سوار
ہر طرف سے پڑ رہے ہیں دینِ احمدؐ پر تبر
کیا نہیں تم دیکھتے قوموں کو اور اُن کے وہ وار
قوم میں فسق و فجور و معصیت کا زور ہے
چھا رہاہے ابر یاس اور رات ہے تاریک و تار
تقویٰ کے جتنے جامے تھے سب چاک ہوگئے
جتنے خیال دل میں تھے ناپاک ہوگئے
ہوگیا دیں کفر کے حملوں سے چور
چپ رہے کب تک خداوندِ غیور
وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا
کیوں عجب کرتے ہوگر میں آ گیا ہوکر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار
وہ آیا منتظر تھے جس کے دن رات
معمہ کھل گیا روشن ہوئی بات
مَیں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خداجس سے ہوادن آشکار

سابقہ انبیاء اور سلف صالحین کی پیشگوئیاں

کوئی بھی نبی اب تک نہیں گزرا جس نے آخری زمانے میں دجال کے فتنے سے نہ ڈرایا ہو۔ دجال اور یاجوج ماجوج کے اس فتنہ عظیم کی سرکوبی کے لیے امت مسلمہ میں سے ایک رجل فارس کی پیشگوئی موجود ہے۔آپؐ فرماتے ہیں کہ

فرما چکا ہے سید کونین مصطفیٰؐ
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دے گا التوا
پیویں گے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند
کھیلیں گے بچے سانپوں سے بےخوف و بے گزند
کیوں بھولتے ہوتم یضع الحرب کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر
ابنِ مریم ہوں مگر اُترا نہیں مَیں چرخ سے
نیز مہدی ہوں مگر بے تیغ اور بے کار زار
ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلامِ احمد ہے
ہر نبیِ وقت نے اِس جنگ کی دی تھی خبر
کر گئے وہ سب دعائیں باد و چشمِ اشکبار

تائیدات ارضیہ وسماویہ

خداتعالیٰ کے مامور کی صداقت کے اظہار کے لیے ارضی و سماوی تائیدات رونما ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے لیے تبشیری اور انذاری معجزات دکھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پہلے مبشرات دکھاتا ہے۔ جب لوگ ان سے فائدہ نہیں اٹھاتے تو پھر منذرات کا بھی مامورمن اللہ کی صداقت کے لیے ظہور ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے لیے کسوف وخسوف کا اقتداری اور تبشیری معجزہ دکھایا جب لوگوں نے اس سے فائدہ نہیں اٹھایا تو پھر اللہ تعالیٰ نے طاعون کانشان دکھایا۔ اس لیے آپؑ فرمایا کرتے تھے کہ اکثراحمدی ’’طاعونی

احمدی'' ہیں یعنی طاعون کو دیکھ کر ایمان لائے تھے۔ ذیل میں اس مناسبت سے چند اشعار پیش ہیں۔

دکھائیں آسماں نے ساری آیات
زمیں نے وقت کی دے دی شہادات

ظہورِ عون و نصرت دمبدم ہے
حسد سے دشمنوں کی پشت خم ہے

آسماں پر دعوت حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار
ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتاچکا

تو نے طاعوں کو بھی بھیجا میری نُصرت کے لئے
تا وہ پورے ہوں نشاں جو ہیں سچائی کا مدار
دن بُرے آئے اکٹھے ہوگئے قحط و وبا
اب تلک توبہ نہیں اب دیکھئے انجام کار
مَیں بھی ہوں تیرے نشانوں سے جہاں میں اک نشان
جس کو تو نے کردیا ہے قوم و دیں کا افتخار
یہ فتوحاتِ نمایاں یہ تواتر سے نشاں
کیا یہ ممکن ہیں بشر سے کیا یہ مکّاروں کا کار
باغ مُرجھایا ہوا تھا گر گئے تھے سب ثمر
مَیں خدا کا فضل لایا پھر ہوئے پیدا ثمار

جری اللہ فی حلل الانبیاء

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو ''جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء'' کا خطاب دیا یعنی اللہ کا پہلوان نبیوں کے لبادہ میں۔ اس الہام سے قرآن کریم کی یہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی کہ رسولوں کو آخری وقت میں اکٹھا کیا جائے گا۔ آپؑ کا دعویٰ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو انبیاء کے صفات و واقعات سے حصہ دیا ہے اس لیے آپ میں تمام انبیاء روحانی اور صفاتی طور پر جمع ہوگئے۔

مَیں کبھی آدمؑ کبھی موسیٰؑ کبھی یعقوبؑ ہوں
نیز ابراہیمؑ ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار
اِک شجر ہوں جس کو داؤدی صِفت کے پھل لگے
مَیں ہوا داؤدؑ اور جالوت ہے میرا شکار
روضۂ آدم کہ تھا وہ نامکمل اب تلک
میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ و بار

اعداء کے مقابل پر کامیابی

مامور من اللہ کی صداقت کی سب سے بڑی دلیل یہ ہوتی ہے کہ وہ باجود اپنی کس مپرسی اور بے بضاعتی کے اپنے طاقتور اعداء کے بالمقابل فتح وظفر سے ہمکنار ہوجاتا ہے۔ اس ضمن میں آپؑ کے چند اشعار درج ذیل ہیں:

صف دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

ڈگلس پہ حال سارا بریت کا کھل گیا
عزت کے ساتھ تب میں وہاں سے بری ہوا

قتل کی ٹھانی شریروں نے چلائے تیر مکر
بن گئے شیطاں کے چیلے اور نسلِ ہونہار
پھر لگایا ناخنوں تک زور بن کر اِک گروہ
پر نہ آیا کوئی بھی منصوبہ اُن کو ساز وار

گڑھے میں تو نے سب دشمن اتارے
ہمارے کر دِیئے اُونچے منارے
مقابل پر میرے یہ لوگ ہارے
کہاں مرتے تھے پر تو نے ہی مارے

جھوٹا مدعی قتل کیا جاتا ہے

قرآن کریم نے یہ معیار قائم فرمایا ہے کہ جھوٹا مدعی الہام قتل کیا جاتا ہے۔ چنانچہ آپؑ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں کہ

تھا برس چالیس کا مَیں اس مسافر خانہ میں
جبکہ مَیں نے وحیِ ربّانی سے پایا افتخار

اِس قدر یہ زندگی کیا افترا میں کٹ گئی
پھر عجب تر یہ کہ نُصرت کے ہوئے جاری بِحار
اِفترا کی ایسی دُم لمبی نہیں ہوتی کبھی
جو ہو مثلِ مُدتِ فخرالرسل فخرالخیار
یہ اگر انساں کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں!
ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پروردگار
کچھ نہ تھی حاجت تمہاری نَے تمہارے مکر کی
خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہریار
دوش پر میرے وہ چادر ہے کہ دی اُس یار نے
پھر اگر قُدرت ہے اَے مُنکر تو یہ چادر اُتار

خلوت سے جلوت تک

مامور من اللہ گوشہ نشین اور شہرت وعظمت کے خیالات سے کوسوں دور ہوتے ہیں۔لیکن اللہ تعالیٰ ان کو کنج عزلت سے نکال کر شہرت و عظمت کے بام عروج تک پہنچا دیتا ہے۔اس اصل کے سلسلے میں چند اشعار درج ذیل ہیں:

اِک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا
قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیرِ غار
کوئی بھی واقف نہ تھا مجھ سے نہ میرا معتقد
لیکن اب دیکھو کہ چرچا کس قدر ہے ہر کنار
اُس زمانہ میں خدا نے دی تھی شہرت کی خبر
جو کہ اب پوری ہوئی بعد ازمُرورِ روزگار
کھول کر دیکھو براہیں جو کہ ہے میری کتاب
اِس میں ہے یہ پیشگوئی پڑھ لو اُس کو ایک بار
میں تھا غریب و بے کس و گمنام بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
جانتا تھا کون کیا عزت تھی پبلک میں مجھے
کس جماعت کی تھی مجھ سے کچھ ارادت یا پیار
ایسی سُرعت سے یہ شہرت ناگہاں سالوں کے بعد
کیا نہیں ثابت یہ کرتی صِدقِ قولِ کردگار

دعویٰ سے پہلے پاک زندگی

مامورین کی دعویٰ سے پہلے کی زندگی ان کی صداقت کی سب سے بڑی اور بنیادی دلیل ہوتی ہے۔اس جہت سے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:

ابتدا سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے
گود میں تیری رہا میں مثلِ طفل شیر خوار

دنیا سے بے رغبتی

مامورین دنیا و مافیہا سے بے رغبت ہوتے ہیں۔وہ ہمیشہ رضوان یار کے متلاشی نظر آرہے ہوتے ہیں۔چنانچہ آپؑ ہمیں اس میدان میں بھی انبیاء کے منہج پر نظر آتے ہیں۔آپؑ فرماتے ہیں:

اِبتدا سے گوشۂ خلوت رہا مجھ کو پسند
شہرتوں سے مجھ کو نفرت تھی ہر اک عظمت سے عار
یہ سراسر فضل و اِحساں ہے کہ مَیں آیا پسند
ورنہ درگہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمت گزار
تیرے کاموں سے مجھے حیرت ہے اے میرے کریم
کس عمل پر مجھ کو دی ہے خلعتِ قرب وجوار
گر کہے کوئی یہ منصب تھا شایانِ قریش
وہ خدا سے پوچھ لے میرا نہیں یہ کاروبار

سورۃ الفاتحہ (ام الکتاب)

سورۃ الفاتحہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کی پیش خبری موجود تھی۔جس نے دجال کے سب سے بڑے فتنہ کا قلع قمع کرنا تھا۔پنجوقتہ نمازوں میں اس سورت کو اسی لیے دہرانے کی تاکید کی گئی ہے۔مغضوب اور ضالین سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں۔اس میں یہ پیشگوئی تھی کہ مسلمان یہود کے نقش قدم پر چل کر اپنے آنے والے مسیح کا انکار کریں گے۔اس ضمن میں حضورؑ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

یہ میرے ربّ سے میرے لئے اک گواہ ہے
یہ میرے صدقِ دعویٰ پہ مُہر اللہ ہے

میرے مسیح ہونے پہ یہ اک دلیل ہے
میرے لئے یہ شاہدِ ربّ جلیل ہے

پھر دوبارہ آگئی اَحبار میں رسمِ یہود
پھر مسیح وقت سے دشمن ہوئے یہ جبّہ دار
تھا نوشتوں میں یہی از ابتدا تا انتہا
پھر مٹے کیونکر کہ ہے تقدیر نے نقشِ جدار
میں تو آیا اس جہاں میں ابن مریم کی طرح
مَیں نہیں مامور ازبہر جہاد و کارزار

احیائے موتیٰ اور قبولیت دعا کا نشان

مامور من اللہ کو قبولیت دعا کا نشان دیا جاتا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہزاروں دعاؤں کو قبولیت کا شرف ملا۔اور آپ کی انفاخ قدسیہ اور پاک تحریرات نے لاکھوں مردوں کو آبِ حیات کا جام پلا دیا۔ذیل میں چند ایسے اشعار پیش ہیں جن میں یہ مضمون بیان ہوا ہے:

جس کی دعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر
ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے

مرہمِ عیسیٰ نے دی تھی محض عیسیٰ کو شفا
میری مرہم سے شفا پائے گا ہر ملک ہر دیار

شکر لِلّٰہ میری بھی آہیں نہیں خالی گئیں
کچھ بنیں طاعوں کی صورت کچھ زلازل کے بخار
اِک طرف طاعونِ خونی کھا رہا ہے مُلک کو
ہو رہے ہیں صد ہزاراں آدمی اُس کا شکار
دوسرے منگل کے دن آیا تھا ایسا زلزلہ
جس سے اِک محشر کا عالَم تھا بصد شور و پکار
وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب مَیں دیتا ہوں اگر کوئی ملے اُمیدوار

علمائے سوء کی تکفیر و تکذیب

مامور من اللہ دعویٰ سے قبل امیدوں کا مرجع ہوتے ہیں۔لیکن دعویٰ کے بعد تعریف و توصیف کرنے والے لوگ ہی مخالفت پر آمادہ ہوجاتے ہیں۔مخالفین کی اسی روش کا سامنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی کرنا پڑا۔آثار میں بھی وارد ہوا تھا کہ علمائے سوء حضرت مسیح موعودؑ پر کفر کا فتویٰ لگائیں گے اور آپؑ کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھیں گے۔اس ضمن میں آپؑ کے چند اشعار پیش ہیں:

کافر و ملحد و دجال ہمیں کہتے ہیں
نام کیا کیا غمِ ملت میں رکھایا ہم نے
تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

غُل مچاتے ہیں کہ یہ کافر ہے اور دجّال ہے
پاک کو ناپاک سمجھے ہو گئے مُردار خوار

آپؑ کا دعویٰ مسلمانی

حضرت نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ کلمہ گو کو کافر کہنا خود کافر بننے کے مترادف ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کافر و دجال کہنے سے یہ لوگ خود حضرت نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کی زد میں آتے ہیں۔

مجھ کو کافر کہہ کے اپنے کفر پر کرتے ہیں مُہر
یہ تو ہے سب شکل ان کی ہم تو ہیں آئینہ دار

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدّامِ ختم المرسلیںؐ
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاکِ راہِ احمدؐ مختار ہیں

جمال وحسنِ قرآں نور جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

اللہ تعالیٰ اور آنحضرت ﷺ کی کامل پیروی میں نبوت کا انعام

سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسلؐ

تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

اظہارغیب

اللہ تعالیٰ انبیاء پر کثرت سے غیب کا اظہار فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو کثرت سے مکالمہ و مخاطبہ کا شرف بخشا اور مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کی اسی کثرت کو آپؑ نے نبوت سے تعبیر فرمایا۔ ’’تذکرہ‘‘ میں ان الہامات وکشوف کا تذکرہ موجود ہے۔ پیشگوئی مصلح موعودؓ کے حوالے سے چند اشعار پیش ہیں:

بشارت دی کہ اِک بیٹا ہے تیرا
جو ہو گا ایک دِن محبوب میرا
کروں گا دُور اُس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اِک عالَم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اِک دل کی غذا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

آخری کامیابی

ہم تو ہر دم چڑھ رہے ہیں اک بلندی کی طرف
وہ بلاتے ہیں کہ ہوجائیں نہاں ہم زیر غار
ایک طوفاں ہے خدا کے قہر کا اب جوش پر
نوحؑ کی کشتی میں جو بیٹھے وہی ہو رستگار
صدق سے میری طرف آؤ اِسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف مَیں عافیت کا ہوں حصار
باغ مُرجھایا ہوا تھا گر گئے تھے سب ثمر
میں خدا کا فضل لا یا پھر ہوئے پیدا ثمار

خدا کے پاک بندے دوسروں پر ہوتے ہیں غالب
میری خاطر خدا سے یہ علامت آنے والی ہے

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام کو ذہن نشین کرنے اور اس کلام کو برموقع و برمحل اور برجستہ استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❁❁❁

Love For All Hatred For None
Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim
Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here
Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ (البقرہ:255)

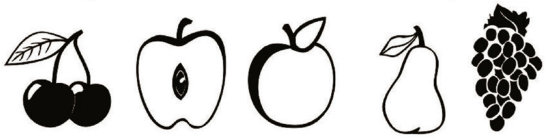

AHMAD FRUIT AGENCY
Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)
Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits
Mobiles : 9622584733,7006066375,9797024310

حضرت مسیح موعودؑ اور مہمان نوازی

(محمد طیب مربی سلسلہ قادیان)

مہمان نوازی انسانیت کے بنیادی اخلاق میں سے ایک اہم خلق ہے جو اشرف المخلوقات ہونے کا اہم ثبوت ہے۔ اسی سے محبت، پیار اور بھائی چارے کی فضا قائم ہوتی ہے جو قوموں کی کامیابی کی ضمانت سمجھی جاتی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کی عزت کرے۔ ایک دن رات کی مہمانی تو اس کا حق ہے۔ تین دن رات تک ضیافت ہے اور اس کے بعد اس کی مہمان نوازی صدقہ اور نیکی کی بات ہے۔ اور مہمان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ میزبان کے پاس اتنا عرصہ ٹھہرے کہ اسے تکلیف ہونے لگے۔ حضور ﷺ نے آج سے چودہ سو سال پہلے اپنوں اور غیروں کے لئے اعلیٰ نمونہ چھوڑا ہے۔ اسی لئے آپ رحمۃ للمسلمین سے بڑھ کر رحمۃ للعالمین ٹھہرائے گئے۔

سفر طائف میں آپ ﷺ کو اس قدر خطرناک حالات سے دوچار ہونا پڑا کہ انسانیت کانپ اٹھتی ہے۔ لیکن جب سردار ان طائف آپ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے بڑھ چڑھ کر ان کی مہمان نوازی کی۔ جس سے متاثر ہو کر وہ آپ ﷺ پر ایمان لے آئے۔

آنحضرت ﷺ نے ایک رات مہمان ٹھہرایا اور اس کی خوب تواضع کی۔ دوران رات اس کا پیٹ خراب ہونے کی وجہ سے بستر گندہ ہو گیا اور وہ اس شرمندگی کی بنا پر صبح چپکے سے چلا گیا اور راستے میں اسے اپنی کوئی اہم چیز یاد آئی اور وہ واپس لینے آیا تو دیکھا حضور ﷺ بستر صاف کر رہے ہیں۔ وہ حیران رہ گیا اور فوراً مسلمان ہو گیا۔ اسی طرح کی مہمان نوازی کے بے شمار واقعات اسلامی تاریخ میں ہمیں نظر آتے ہیں جہاں دشمنوں، اپنوں اور اجنبیوں نے مہمان نوازی سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہمان نوازی کے واقعات بھی غیر معمولی ہیں۔ آپؑ مہمان کی ہر ضرورت کا خیال رکھتے تھے اور اکثر مہمان کو خود کھانا پیش کر کے خوشی محسوس کرتے تھے۔ آپؑ مہمان کی تواضع کے متعلق فرماتے ہیں:

’’مہمان خانہ کے مہتمم کو تاکید کر دی جاوے کہ وہ ہر ایک شخص کی احتیاج کو مدِّنظر رکھے مگر چونکہ وہ اکیلا آدمی ہے اور کام کی کثرت سے ممکن ہے کہ اسے خیال نہ رہتا ہو اس لئے کوئی دوسرا شخص یاد دلا دیا کرے۔ کسی کے میلے کپڑے وغیرہ دیکھ کر اس کو تواضع سے دست کش نہ ہونا چاہیے کیونکہ مہمان تو سب یکساں ہوتے ہیں اور جو نئے ناواقف آدمی ہیں تو یہ ہمارا حق ہے کہ انکی ہر ایک ضرورت کو مدنظر رکھیں۔ بعض وقت کسی کو بیت الخلاء کا ہی پتہ نہیں ہوتا تو اسے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مہمانوں کی ضروریات کا بڑا خیال رکھا جاوے۔ میں تو اکثر بیمار رہتا ہوں اس لئے معذور ہوں لیکن جن لوگوں کو ایسے

کاموں کے لئے قائم مقام کیا ہے یہ انکا فرض ہے کہ کسی قسم کی شکایت نہ ہونے دیں۔ کیونکہ لوگ صدہا اور ہزار ہا کوس کا سفر طے کر کے صدق اور اخلاص کے ساتھ تحقیق حق کے واسطے آتے ہیں۔ پھر اگر ان کو یہاں تکلیف ہو تو ممکن ہے کہ رنج پہنچے اور رنج پہنچنے سے اعتراض بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اس طرح سے ابتلاء کا موجب ہوتا ہے ور پھر گناہ میزبان کے ذمہ ہوتا ہے۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ:۱۷۰)

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ اپنی تصنیف ذکر حبیب میں لکھتے ہیں:

''ایک شب کا ذکر تھا کہ کچھ مہمان آئے جن کے واسطے جگہ کے انتظام کے لئے حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا حیران ہو رہی تھیں کہ سارا مکان تو پہلے ہی کشتی کی طرح پر ہے اب ان کو کہاں ٹھہرایا جائے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ''دیکھو ایک دفعہ جنگل میں ایک مسافر کو شام ہوگئی۔ رات اندھیری تھی۔ قریب اسے کوئی بستی دکھائی نہ دی اور وہ ناچار ایک درخت کے نیچے رات گزارنے کے واسطے پڑ رہا۔ اس درخت کے اوپر ایک پرندے کا آشیانہ تھا۔ پرندہ اپنی مادہ کے ساتھ باتیں کرنے لگا کہ دیکھو یہ مسافر جو ہمارے آشیانہ کے نیچے زمین پر آن بیٹھا ہے یہ آج رات ہمارا مہمان ہے اور ہمارا فرض ہے کہ اس کی مہمان نوازی کریں۔ مادہ نے اس کے ساتھ مکمل اتفاق کیا اور ہر دو نے مشورہ کر کے یہ قرار دیا کہ ٹھنڈی رات ہے اور اس ہمارے مہمان کو آگ تاپنے کی ضرورت ہے اور کچھ ہمارے پاس نہیں۔ ہم اپنا آشیانہ توڑ کر نیچے پھینک دیں تاکہ وہ ان لکڑیوں کو جلا کر آگ تاپ لے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور سارا آشیانہ تنکا تنکا کر کے نیچے پھینک دیا۔ اسکو مسافر نے غنیمت جانا اور ان سب لکڑیوں کو جمع کر کے آگ جلائی اور تاپنے لگا۔ تب درخت پر اس پرندوں کے جوڑے نے پھر مشورہ کیا کہ آگ ہم نے اپنے مہمان کو بہم پہنچائی اور اس کے واسطے سینکنے کا سامان مہیا کیا اب ہمیں چاہئے کہ اسے کچھ کھانے کو بھی دیں اور تو ہمارے پاس کچھ نہیں ہم خود ہی اس آگ میں جا گریں اور مسافر ہمیں بھون کر ہمارا گوشت کھائے۔ چنانچہ ان پرندوں نے ایسا ہی کیا اور مہمان نوازی کا حق ادا کر دیا۔''

حضرت مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''مرزا صاحب کی مہمان نوازی کو دیکھ کر مجھ کو تعجب سا گزرا۔ ایک چھوٹی سی بات لکھتا ہوں جس سے آپ مہمان نوازی کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ مجھ کو پان کھانے کی بری عادت تھی۔ امرتسر میں مجھے پان ملا لیکن بٹالہ میں مجھ کو پان کہیں نہ ملا۔ ناچار الائچی وغیرہ کھا کر صبر کیا۔ میرے امرتسر کے دوست نے کمال کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نہ معلوم کس وقت میری اس بری عادت کا تذکرہ کر دیا۔ جناب مرزا صاحب نے گورداسپور ایک آدمی روانہ کیا۔ دوسرے دن گیارہ بجے دن کے جب کھانا کھا چکا تو پان موجود پایا۔ سولہ کوس سے پان میرے لئے منگوایا گیا تھا۔''

(تائید حق، صفحہ:۵۶)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ممتاز صحابی حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مہمانوں کی خاطر داری کا بہت اہتمام کرتے تھے۔ جب تک تھوڑے مہمان ہوتے تھے آپؑ خود ان کے کھانے اور رہائش وغیرہ کا انتظام کرتے تھے۔ جب مہمان زیادہ ہونے لگے تو خدام حافظ حامد علی صاحب اور میاں نجم الدین صاحب وغیرہ کو تاکید کرتے رہتے تھے کہ دیکھو مہمانوں کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہو۔ ان کی تمام ضروریات خورد نوش و رہائش کا خیال رکھو۔ بعض مہمانوں کو تم شناخت کرتے ہو بعض کو نہیں کرتے اس لئے مناسب ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر انکی تواضع کرو۔ سردی کے ایام میں فرمایا کرتے مہمانوں کو چائے پلاؤ۔ ان سب کی خوب خدمت کرو۔ اگر کسی علیحدہ کمرے یا مکان کی ضرورت ہو تو اس کا انتظام کرو اور اگر اسکو سردی کا خوف ہو تو لکڑی یا کوئلہ کا انتظام کرو۔

(ذکر حبیب از حضرت مفتی محمد صادق صاحب، صفحہ:۱۹۵)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مہمان نوازی کا یہ خلق پہلے آپ کے رفقاء نے اپنایا اور پھر جماعت کی ترقی کے ساتھ ساتھ یہ خلق اور یہ روایت پوری دنیا میں پھیلتی چلی گئی۔ لنگر خانے اور مہمان خانے

جاری ہوئے اور لاکھوں ضرورت مندوں نے فیض اٹھایا۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو اتنا دیا کہ آپ نے اپنے ساتھ ساتھ دوسروں کو بھی اس میں سے وافر حصہ دیا کیونکہ خدا تعالیٰ نے یہ بھی خبر دی تھی کہ ”یہ نان تیرے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہیں“۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لنگر کے نان سے نہ صرف آپ کے ساتھ کے درویش سیر ہوئے بلکہ غیروں نے بھی فائدہ اٹھایا۔ دنیا بھر میں لنگر خانہ حضرت مسیح موعودؑ انہیں روایات کو لے کر آگے بڑھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بحیثیت مجموعی اور انفرادی طور پر خدا تعالیٰ کے بندوں کی مہمان نوازی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ❁❁❁

HR
Sk. Anas Ahmad
Mob : 9861084857
9583048641
email : anash.race@gmail.com

H. R. ALUMINIUM & STEEL
We Deal with all Types of Aluminium & Steel Works
Sliding Window, Door, Partition, ACP Work,
Glazing, Steel Railing etc.
Sivananda Complex, Machhuati, Near Salipur SBI

Prop.
Mr. Mazhar ul Haq & Bro's
08182-640054
9448786601
9632888611
J. S. TRANSPORTS
Handling & Transport Contractor

2nd Cross, Sheshadri Puram,SHIMOGA.
E-mail: jstransports@gmail.com

Love For All Hatred For None
Sk.Zahed Ahmad
Proprietor
M/S
M.F. ALUMINIUM
Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel
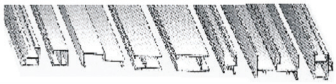
Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

NUSRAT
MOTORS RE-WINDING
Cell :9902222345
9448333381

Spl. in :
All Types of Electrical Motor Re-Winding,
Pump Set, Starters & Panel Repairing Centre.
HATTIKUNI ROAD, YADGIR - 585201

بنیادی مسائل کے جوابات

(قسط نمبر 32)

(مرتبہ: ظہیر احمد خان انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

(امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے بنیادی مسائل پر مبنی سوالات کے بصیرت افروز جوابات)

سوال: ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ قرآن کریم کے نصف میں جو وَلْيَتَلَطَّفْ کا لفظ آیا ہے، اس لفظ کے قرآن کریم کے درمیان میں آنے میں کچھ خاص حکمت ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 12؍ فروری 2021ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا:

جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو آیات اور سورتوں کی شکل میں نازل فرمایا اور آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے خدا تعالیٰ سے راہنمائی پا کر اس کی موجودہ ترتیب کو قائم فرمایا ہے۔ آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے بعد مختلف وقتوں میں کئی طرح سے جو قرآن کریم کی تقسیم کی گئی ہے، یہ سب ذوقی باتیں ہیں۔ اس سے قرآن کریم میں پائی جانے والی دائمی تعلیمات اور اس کے عمیق در عمیق روحانی معارف پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

قرآنی تعلیمات کا بنیادی مقصد خدا تعالیٰ کی توحید کا پرچار ہے۔ اس اعتبار سے جب ہم قرآن کریم پر غور کرتے ہیں تو ہمیں یہ بات واضح طور پر نظر آتی ہے کہ قرآن کریم کی ابتدا میں بھی اللہ تعالیٰ کی توحید کے مضمون کو بیان کیا گیا اور قرآن کریم کا اختتام بھی اسی توحید باری تعالیٰ کے مضمون پر ہو رہا ہے اور قرآن کریم کے درمیان میں جو سورت آئی ہے یعنی سورۃ الکہف وہ بھی خاص طور پر توحید کے ہی مضمون پر مشتمل ہے اور پھر خود اس سورت کا آغاز اور اختتام بھی توحید ہی کے مضمون پر ہوتا ہے۔

پس قرآن کریم کی اس ترتیب میں یہ حکمت نظر آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جگہ جگہ توحید کی تعلیم کو بیان فرما کر انسان کو یہ پیغام دیا ہے کہ اس کی کامیابی کا راز اسی میں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا کر اس عارضی زندگی کو گزارے تاکہ اخروی اور دائمی زندگی میں وہ خدا تعالیٰ کے لامتناہی فضلوں کا وارث بن سکے۔

سوال: ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا ہے کہ میں اپنی جماعت میں امام الصلوٰۃ ہوں۔ جمعہ کی نماز میں قنوت پڑھنا چاہتا ہوں کیونکہ آج کل وبا کے دن ہیں اور احمدیوں پر بعض ممالک میں ظلم بھی ہو رہا ہے۔ لیکن بعض دوستوں کو اس پر اعتراض ہے۔ اس بارے میں اجازت اور راہنمائی کی درخواست ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 12؍ فروری 2021ء میں اس بارے میں درج ذیل ہدایات فرمائیں:

جواب: آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے امام الصلوٰۃ کے لیے ایک نہایت ضروری نصیحت یہ فرمائی ہے کہ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ مِنْهُمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ۔ (صحیح بخاری کتاب الاذان) یعنی جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسے ہلکی نماز پڑھانی چاہیے کیونکہ مقتدیوں میں کمزور اور بیمار اور بوڑھے سب ہی ہوتے ہیں۔ اور جب تم میں

سے کوئی اکیلا اپنی نماز پڑھے تو وہ جس قدر چاہے اسے لمبا کرے۔

جہاں تک نمازوں میں قنوت کرنے کا معاملہ ہے تو احادیث سے پتا چلتا ہے کہ آنحضور ﷺ نے مسلمانوں پر کسی مصیبت کے وارد ہونے پر بھی کچھ وقت کے لیے قنوت کے طریق کو اختیار فرمایا۔ چنانچہ رجیع اور بئر معونہ کے موقع پر دشمنان اسلام کی طرف سے بدعہدی اور دھوکا دہی کے ساتھ صحابہ کی ایک بڑی جمعیت کی شہادت پر حضور ﷺ نے ان مخالف قبائل کے خلاف تیس روز تک قنوت فرمایا اور ان قبائل کے خلاف بد دعا کی۔ (صحیح بخاری کتاب المغازی)

نیز اس کے علاوہ حضور ﷺ نے صحابہ کو وتر کی نماز میں قنوت کرنے کا بھی طریق سکھایا اور اس کے لیے مختلف دعائیں بھی صحابہ کو سکھائیں۔ (سنن ابی داوٗد کتاب الصلاۃ بَاب الْقُنُوتِ فِي الْوِتْرِ)

پس قنوت کا ایک طریق وہ ہے جو نماز وتر میں اختیار کیا جاتا ہے اور ایک قنوت خاص حالات میں مثلاً دشمن کی طرف سے کسی تکلیف کے پہنچنے پر یا کسی وبا وغیرہ کے پھیلنے پر اختیار کیا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی جانے والی پیش خبری کے مطابق جب پنجاب میں طاعون پھیلی تو حضور علیہ السلام نے آنحضور ﷺ کی اسی سنت کی اتباع میں فرمایا کہ ’’آج کل چونکہ وباء کا زور ہے اس لئے نمازوں میں قنوت پڑھنا چاہیے۔‘‘ (البدر نمبر 15، جلد 2، مورخہ یکم مئی 1903ء صفحہ 115)

نیز فرمایا کہ ’’چاہیے کہ ہر ایک شخص تہجد میں اٹھنے کی کوشش کرے اور پانچ وقت کی نمازوں میں بھی قنوت ملاویں۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 192، مطبوعہ 2016ء)

علاوہ ازیں حضور علیہ السلام نے قنوت میں پڑھی جانے والی دعاؤں کے متعلق بھی راہنمائی فرماتے ہوئے ہدایت دی کہ اس میں ادعیہ ماثورہ جو قرآن وحدیث میں آئی ہیں وہ ہی پڑھی جائیں۔

(اخبار بدر نمبر 31، جلد 6، مورخہ یکم اگست 1907ء صفحہ 12)

قنوت کے بارے میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ ایک تو اسے مختلف نمازوں میں پڑھنا مسنون ہے، فرض نہیں۔ اس لیے اسے پڑھنا لازمی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ نیز احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں قنوت کے نمازوں میں پڑھنے کی روایات تو ملتی ہیں لیکن نماز جمعہ میں پڑھنے کی کوئی روایت کہیں نہیں ملتی۔ اس لیے ایسی نیکیوں کو جن میں دوسرے لوگ بھی شامل ہو رہے ہوں اسی حد تک بجالانا چاہیے جس حد تک شریعت نے اس کی اجازت دی ہے۔ تا کہ کسی کو بھی تکلیف مالا یطاق کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

سوال: ایک دوست نے لونڈیوں سے جسمانی فائدہ اٹھانے نیز سود کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب کے موقف کا ذکر کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اس بارے میں راہنمائی چاہی۔ جس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 15/ فروری 2021ء میں اس بارے میں درج ذیل ارشاد فرمایا:

جواب: اسلام کے ابتدائی دَور میں دشمنان اسلام کی ظالمانہ کارروائیوں کے جواب میں اسلامی جنگوں کی اجازت کے نتیجے میں جب دشمنوں کے دیگر اموال غنیمت کے ساتھ ان کی عورتیں بھی لونڈیوں کی صورت میں مسلمانوں کے قبضہ میں آئیں تو سورۃ النساء کی بعض آیات کی روشنی میں میرا موقف یہی ہے کہ ان لونڈیوں کے ساتھ نکاح کے ذریعہ ہی تعلقات زوجیت استوار ہو سکتے تھے، اگرچہ اس نکاح کے لیے ان لونڈیوں کی رضامندی ضروری نہیں تھی اور نہ ہی لونڈی سے نکاح کے نتیجے میں مرد کے لیے چار شادیوں تک کی اجازت پر کوئی فرق پڑتا تھا۔

ایسی لونڈیوں کے مسئلے پر آپ نے جو اپنے موقف کا ذکر کیا ہے تو جیسا کہ میں نے اپنے پہلے جواب میں [جو بنیادی مسائل کے جوابات کی قسط نمبر 4 اور 5 میں شائع ہو چکا ہے] لکھا ہے کہ اس مسئلہ پر مختلف آراء موجود ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا بھی یہی موقف تھا کہ ان لونڈیوں سے تعلقات کے لیے نکاح کی ضرورت نہیں جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے دونوں قسم کے موقف ثابت ہیں۔

بہر حال نکاح ہوتا تھا یا نہیں ہوتا تھا، طریق جو بھی تھا لیکن اس بات پر سب متفق ہیں کہ اگر اس لونڈی کے ہاں اولاد ہو جاتی تھی تو مالک کی

زندگی میں اسے ام الولد کا درجہ مل جاتا تھا، یعنی مالک نہ تو اس لونڈی کو فروخت کر سکتا تھا، نہ کسی اور کو ہبہ کر سکتا تھا اور مالک کی وفات کے بعد ایسی عورت کو آزادی کے پورے حقوق مل جاتے تھے اور وہ مکمل طور پر آزاد ہو جاتی تھی۔

باقی جہاں تک سود کا مسئلہ ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ قرآن وحدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں ہر زمانے میں خلیفۂ وقت کی نگرانی میں علمائے جماعت احمدیہ کے ذریعہ اس مسئلے کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں غور کے بعد اپنا موقف بیان کرتی رہی ہے۔ اور اس وقت بھی سود سے تعلق رکھنے والے کئی امور پر جماعت غور کر رہی ہے۔

سوال: ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ کیا میں اپنے کسی ایسے عیسائی، ہندو یا بدھ مت سے تعلق رکھنے والے دوست کی وفات پر اس کے لیے دعا کر سکتا ہوں جو جماعت احمدیہ کے لیے اچھے اور پیار کے جذبات رکھتا تھا؟ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 15/ فروری 2021ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا:

جواب: جیسا کہ میں نے پہلے بھی آپ کو لکھا تھا کہ اسلام ہمیں کسی انسان سے نفرت نہیں سکھاتا بلکہ صرف اس کے بُرے فعل سے بیزاری کی تعلیم دیتا ہے۔ اور جہاں تک کسی کے جنت یا جہنم میں جانے کا معاملہ ہے تو اسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے اور کسی دوسرے انسان کو یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ اس دنیا میں بیٹھ کر کسی انسان کی جنت یا جہنم کا فیصلہ کرے۔ ہاں یہ بات درست ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض اوقات اپنے انبیاء اور فرستادوں کو کسی شخص کے جنتی یا جہنمی ہونے کا علم دے دیتا ہے۔ لیکن اس شخص کے جنتی یا جہنمی ہونے کا فیصلہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ ”یقیناً جو لوگ (محمد رسول اللہ ﷺ پر) ایمان لائے اور وہ لوگ جو یہودی بن گئے اور صابی اور نصرانی اور مجوسی اور وہ لوگ بھی جنہوں نے شرک کیا۔ اللہ یقیناً ان کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا۔ اللہ یقیناً ہر ایک چیز کا نگران ہے۔“ (الحج: 18)

پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس مضمون کو بھی بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی بھی انسان کے نیک عمل ضائع نہیں کرتا خواہ وہ انسان کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جو یہودی ہیں نیز نصاریٰ اور صابی (ان میں سے) جو (فریق) بھی اللہ پر اور آخرت کے دن پر (کامل) ایمان لایا ہے اور اس نے نیک عمل کئے ہیں یقیناً ان کے لئے ان کے رب کے پاس ان کا (مناسب) اجر ہے۔“ (البقرہ: 63)

پس کسی کی وفات پر افسوس کا اظہار کرنے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ کی دعا پڑھنے اور اللہ تعالیٰ کا رحم مانگنے میں کوئی حرج نہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ پڑھنے سے تو خود پڑھنے والے کے لیے بھی دعا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ کسی تکلیف یا نقصان کے پہنچنے پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ دعا پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اور اس دعا سے غرض یہ ہوتی ہے کہ اے اللہ تو اس تکلیف کو دور فرما دے یا اس نقصان کو پورا فرما دے۔ اور جب کسی کی وفات پر ہم یہ دعا کرتے ہیں تو اس سے ایک مقصد یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اے اللہ اس انسان کے ساتھ جو میری توقعات وابستہ تھیں، اس کے مرنے کے بعد تو ان توقعات کو پورا فرما دے۔

اللہ تعالیٰ کا رحم بھی انسان کسی کے لیے بھی مانگ سکتا ہے، کیونکہ رحم کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور وہی بہتر جانتا ہے کہ اس نے کس انسان پر کس وقت رحم کرنا ہے۔ چنانچہ احادیث میں آتا ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ اللہ تعالیٰ کے رحم کے نتیجے میں جہنم بالکل خالی ہو جائے گی۔ (تفسیر الطبری، تفسیر سورۃ ھود آیت نمبر 108)

سوال: ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ ہم جب مذہبی اور روحانی لحاظ سے ”دل“ کی بات کرتے ہیں تو کیا اس سے مراد وہی عضو ہوتا ہے جو خون کی گردش کا کام کرتا ہے یا پھر اس سے مراد روح اور دماغ ہوتا ہے؟ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 19/ فروری 2021ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب ارشاد فرمایا:

جواب: عربی زبان میں عام طور پر دل کے لیے قلب اور فؤاد کے الفاظ آتے ہیں اور یہ دونوں الفاظ قرآن کریم میں ظاہری معنوں میں بھی استعمال ہوئے ہیں اور استعارہ کے رنگ میں بھی آئے ہیں۔مثلاً دل پر پردہ پڑ جانا، دل میں ٹیڑھاپن ہونا، دل کا سخت ہوجانا، دل کا ایمان نہ لانا، دل میں مرض پیدا ہوجانا، دل پر مہر لگ جانا، دل پر زنگ لگ جانا، دل کا انکار کرنا، دل میں غیظ کا ہونا، دل کا شک کرنا، دل کا اندھا ہونا، دل کا گلے تک آجانا، دل کا پھر جانا، دل کا نہ سمجھنا، دل کا نیکی اور برائی کمانا، دل کا اللہ کے ذکر سے غافل ہونا، دل کا پاک ہونا، دل کا اطمینان پانا، دل میں تقویٰ ہونا، دل کا مضبوط ہونا، دل کا ارادہ کرنا، دل میں ایمان کا داخل ہونا، دل پر اللہ تعالیٰ کا کلام نازل ہونا، دل کا فکر سے فارغ ہونا اور دل کا دیکھنا وغیرہ۔اسی طرح احادیث میں بھی دل کو ظاہری معنوں کے علاوہ استعارہ کے طور پر بھی استعمال کیا گیا ہے۔

پس قرآن وحدیث میں اس لفظ کے مختلف معانی کا استعمال بتاتا ہے کہ مذہبی اور روحانی زبان میں دل سے مراد صرف ایک جسمانی عضو نہیں ہے جو خون کی گردش کا کام کرتا ہے بلکہ مذہبی اور روحانی زبان میں اس لفظ کو استعارہ کے طور پر بھی کئی معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ اور اس سے مراد روح، علم، فہم، عقل، نیت، طبیعت، شجاعت اور فطرت وغیرہ کئی مطالب ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ قلب اور فؤاد کی لغوی تحقیق کے ضمن میں فرماتے ہیں: ’’قلب...کے معنے ہیں الفُؤَادُ۔ دل...اور کبھی قلب کا لفظ عقل پر بھی بولا جاتا ہے...اور لفظ قلب کے ذریعہ ان کیفیات کو بیان کیا جاتا ہے جو روح۔علم اور شجاعت وغیرہ اقسام کی اس کے ساتھ مخصوص ہیں... قلب کے معنے سوچنے اور تدبر کے ہیں۔ (تفسیر کبیر جلد اوّل صفحہ 153)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’دل میں ایمان کے لکھنے سے یہ مطلب ہے کہ ایمان فطرتی اور طبعی ارادوں میں داخل ہوگیا اور جُزوِ طبیعت بن گیا اور کوئی تکلف اور تصنع درمیان نہ رہا۔ اور یہ مرتبہ کہ ایمان دل کے رگ و ریشہ میں داخل ہوجائے اُس وقت انسان کو ملتا ہے کہ جب انسان روح القدس سے مؤید ہو کر ایک نئی زندگی پاوے اور جس طرح جان ہر وقت جسم کی محافظت کے لئے جسم کے اندر رہتی ہے اور اپنی روشنی اُس پر ڈالتی رہتی ہے اِسی طرح اِس نئی زندگی کی روح القدس بھی اندر آباد ہوجائے اور دل پر ہر وقت اور ہر لحظہ اپنی روشنی ڈالتی رہے اور جیسے جسم جان کے ساتھ ہر وقت زندہ ہے دل اور تمام روحانی قویٰ روح القدس کے ساتھ زندہ ہوں اِسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے بعد بیان کرنے اِس بات کے کہ ہم نے اُن کے دلوں میں ایمان کو لکھ دیا یہ بھی بیان فرمایا کہ روح القدس سے ہم نے اِن کو تائید دی کیونکہ جبکہ ایمان دلوں میں لکھا گیا اور فطرتی حروف میں داخل ہو گیا تو ایک نئی پیدائش انسان کو حاصل ہوگئی اور یہ نئی پیدائش بجز تائید روح القدس کے ہرگز نہیں مل سکتی۔ رُوح القدس کا نام اِسی لئے روح القدس ہے کہ اُس کے داخل ہونے سے ایک پاک روح انسان کو مل جاتی ہے۔قرآن کریم روحانی حیات کے ذکر سے بھرا پڑا ہے اور جابجا کامل مومنوں کا نام احیاء یعنی زندے اور کُفار کا نام اموات یعنی مردے رکھتا ہے۔ یہ اِسی بات کی طرف اشارہ ہے کہ کامل مومنوں کو روح القدس کے دخول سے ایک جان مل جاتی ہے اور کُفار گو جسمانی طور پر حیات رکھتے ہیں مگر اُس حیات سے بے نصیب ہیں جو دل اور دماغ کو ایمانی زندگی بخشتی ہے۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 100تا102)

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’قرآن شریف میں جو خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ آیا ہے اس میں خدا کے مہر لگانے کے یہی معنی ہیں کہ جب انسان بدی کرتا ہے تو بدی کا نتیجہ اثر کے طور پر اس کے دل پر اور منہ پر خدا تعالیٰ ظاہر کر دیتا ہے اور یہی معنے اس آیت کے ہیں کہ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰہُ قُلُوْبَہُمْ یعنی جب کہ وہ حق سے پھر گئے تو خدا تعالیٰ نے ان کے دل کو حق کی مناسبت سے دور ڈال دیا اور آخر کو معاندانہ جوش کے اثروں سے ایک عجیب کایاپلٹ ان میں ظہور میں آئی اور ایسے بگڑے کہ گویا وہ وہ نہ رہے اور رفتہ رفتہ نفسانی مخالفت کے زہر نے

ان کے انوارفطرت کو دبالیا۔‘‘

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 47، 48)

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ کے متعلق حضورعلیہ السلام فرماتے ہیں: ’’اس کے عام معنی تو یہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے قلوب اطمینان پاتے ہیں لیکن اس کی حقیقت اور فلسفہ یہ ہے کہ جب انسان سچے اخلاص اور پوری وفاداری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور ہروقت اپنے آپ کو اس کے سامنے یقین کرتا ہے اس سے اس کے دل پر ایک خوف عظمت الٰہی کا پیدا ہوتا ہے وہ خوف اس کو مکروہات اور منہیات سے بچاتا ہے اور انسان تقویٰ اور طہارت میں ترقی کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ملائکہ اس پر نازل ہوتے ہیں اور وہ اس کو بشارتیں دیتے ہیں اور الہام کا دروازہ اس پر کھولا جاتا ہے اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کو گویا دیکھ لیتا ہے اور اس کی وراء الوراطاقتوں کو مشاہدہ کرتا ہے۔ پھراس کے دل پر کوئی ہم وغم نہیں آسکتا اور طبیعت ہمیشہ ایک نشاط اورخوشی میں رہتی ہے۔‘‘

(الحکم جلد 9 نمبر 32 مورخہ 10/ ستمبر 1905ء صفحہ 8)

فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ’’اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ ان کا فطرت صیحہ کے مطابق کام نہ کرنا بتاتا ہے کہ ان کے دل مریض ہیں کیونکہ اگر دل میں مرض نہ ہوتا تو کم سے کم یہ ان باتوں کو تو محسوس کرتے جو فطرت صیحہ سے پیدا ہوتی ہیں۔جس طرح صفراء کی زیادتی سے زبان کا مزہ خراب ہوجاتا ہے اور میٹھا بھی کڑوا معلوم دیتا ہے اسی طرح جن کے دل مریض ہوں وہ اپنی فطرت کی آواز کو صحیح طور پر نہیں سن سکتے۔‘‘(تفسیر کبیر جلد اوّل صفحہ 173)

پس قرآن وحدیث اور مذکورہ بالا ارشادات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مذہبی اور روحانی طور پر دل سے مراد صرف ایک جسمانی عضو نہیں ہے بلکہ اس لفظ کو استعارہ کے طور پر بھی کئی معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

❁❁❁

O.A. Nizamutheen Cell : 9994757172
V.A. Zafarullah Sait Cell : 9943030230

O.A.N. Doors & Steels

All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.

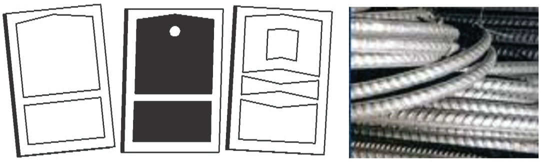

T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex, #51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram, Tirunelveli-627 005 (Tamil Nadu)

Contact (O) 04931-236392
09447136192

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor

CEEKAYES TIMBERS
&

C. K. Mubarak Ahmad
Proprietor
Contact : 09745008672

C. K. WOOD INDUSTRIES

VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM KERALA

سائنس کی دنیا

Science

مشتری سے دور دراز کہکشاؤں تک کے مناظر

دنیا کی سب سے بڑی اور طاقتور خلائی دوربین سے نظامِ شمسی کے سب سے بڑے سیارے مشتری کی انتہائی شاندار اور حیران کن تصاویر لی گئی ہیں۔ امریکی خلائی ادارے ناسا کی جیمز ویب خلائی دوربین سے لی گئی ان تصاویر کی ماضی میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ ان تصاویر میں قطبی روشنیاں، دیوہیکل طوفان، مشتری کے گرد چاند اور حلقے دیکھے جاسکتے ہیں جن کی مدد سے سائنسدانوں کو اس سیارے کے اندرونی حالات کے بارے میں مزید اشارے ملیں گے۔ گذشتہ برس خلا میں بھیجی جانے والی اس دوربین نے اب تک خلا کی کچھ شاندار تصاویر اتاری ہیں۔ آئیں ان میں سے کچھ پر نظر ڈالتے ہیں۔ مشتری کا عظیم سرخ دھبہ یعنی وہ مشہور طوفان جو حجم میں اتنا بڑا ہے کہ پوری زمین کو اپنے اندر سمو سکتا ہے، تصویر میں سفید دکھائی دے رہا ہے۔ چوڑائی کے رخ سے دیکھا جائے تو تصویر میں مشتری کے مدھم حلقے جو کہ سیارے سے دس لاکھ گنا خفیف ہیں، اس کے دو چاندوں امالتھیا اور ایڈریسٹی کے ساتھ موجود ہیں۔ جیمز ویب ایک بین الاقوامی خلائی مشن ہے جس کی قیادت ناسا کے پاس ہے اور یورپی اور کینیڈین خلائی ایجنسیاں اس میں شراکت دار ہیں۔ اس دوربین کو دسمبر 2021 میں خلا میں بھیجا گیا اور اس وقت یہ زمین سے 16 لاکھ کلومیٹر کے فاصلے پر موجود ہے۔ جیمز ویب نے اپنی پہلی مکمل رنگین تصویر 12 جولائی کو جاری کی تھی۔ اسے کائنات کا اب تک کا سب سے مفصل انفراریڈ نظارہ قرار دیا جا رہا ہے جس میں ایسی کہکشاؤں کی روشنی دکھائی دے رہی ہے جسے زمین تک پہنچنے میں کئی ارب سال لگے ہیں۔

ہبل دوربین کی اس جانشین نے اس کے بعد سے کائنات میں انسان کے لیے جیسے ایک نئی کھڑکی کھول دی ہے۔ جیمز ویب کی لی گئی اس تصویر میں ’کیرینا نیبولا‘ میں موجود ایسے ستارے اور ستاروں کے جھرمٹ دکھائی دیے جو اس سے پہلے پوشیدہ تھے۔ کیرینا آسمان میں موجود سب سے بڑی اور چمکدار ترین نیبولا ہے جو زمین سے 7600 نوری سال کے فاصلے پر واقع ہے۔ نیبولا گیس اور گرد کے ایسے بادل ہوتے ہیں جن میں نئے ستارے تشکیل پاتے ہیں۔ جنوبی دائرہ یا ’ایٹ برسٹ نیبولا‘ گیس اور گرد کا ایک دیوہیکل بادل ہے جو اپنے مرکز میں ایک مرتے ہوئے ستارے کی روشنی سے روشن ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ستارے توانائی کی پیداوار اور اپنی بیرونی تہوں کو چھوڑنے کے طریقوں میں تبدیلی لاتے ہیں اور جب ستارے بہت گرم ہوجاتے ہیں تو وہ اس تمام مواد کو توانائی بخشتے ہیں جسے انھوں نے پہلے خارج کر دیا تھا۔ یہ جنوبی دائرہ قطر میں نصف نوری سال جتنا بڑا ہے اور یہ زمین سے دو ہزار نوری سال کے فاصلے پر موجود ہے۔ جیمز ویب خلائی دوربین سے آنے والی نئی تصاویر میں سے ایک میں ’سٹیفنز کوئنٹیٹ‘ نامی کہکشاؤں کے جھرمٹ کی نئی تفصیلات بھی شامل ہیں۔ یہ کہکشائیں دریافت ہونے والے اپنی نوعیت کا پہلا گروپ تھیں۔ ناسا کے مطابق، نئی تصویر میں اس بات کی تفصیلات موجود ہیں کہ کہکشائیں کس طرح ایک دوسرے میں ستاروں کی تشکیل کے عمل کو متحرک کرتی ہیں اور کس طرح گیس ان کہکشاؤں میں متحرک رہتی ہے۔ ان تصاویر میں سٹیفنز کوئنٹیٹ میں ایک بلیک ہول کے ذریعے خارج ہونے والے بہاؤ کو بھی اس تفصیل سے دیکھا جا سکتا ہے جو پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا تھا۔ کارٹ وہیل کہکشاں کی اس تصویر سے جو جیمز ویب دوربین نے حاصل کی ہے، ستارے کی تشکیل اور کہکشاں کے مرکزی بلیک ہول کے بارے میں نئی تفصیلات سامنے آئی ہیں۔

یہ کہکشاں زمین سے 50 کروڑ نوری سال کے فاصلے پر واقع ہے۔

ناسا کے مطابق یہ تصویر اربوں برس میں کارٹ وہیل کہکشاں میں آنے والی تبدیلیوں کا نیا منظر دکھاتی ہے۔ جیمز ویب دوربین کے ذریعے اب تک کھینچی گئی تصاویر کو ماہرین فلکیات نے ’ناقابل یقین‘ قرار دیا ہے اور جیمز ویب اس کے بعد کیا تصویر کھینچیں گی اس بارے میں کافی جوش و خروش اور توقعات پائی جاتی ہیں۔

HEALTH & FITNESS CORNER

ڈارک یعنی سیاہ چاکلیٹ

انسان سینکڑوں سالوں سے چاکلیٹ کو کسی نہ کسی شکل میں استعمال کر رہا ہے۔ عام طور پر یہ کوکو کی مائع شکل میں آتا ہے جو کہ کوکو کی پھلیوں سے نکالا جاتا ہے۔

کچھ ثقافتوں میں اس میں بعد شکر، دودھ شامل کیے گئے اور اسے چمکدار پیکیجنگ میں پیش کیا گیا۔ یہ لوگ اب بھی روایتی طور پر کوکو کھاتے ہیں لیکن اسی دوران یہ بات موضوع بحث بن گئی ہے کہ آیا چاکلیٹ ہماری صحت کے لیے اچھی ہوسکتی ہے۔

مثال کے طور پر امریکن کینسر سوسائٹی میں ایپیڈیمولوجی ریسرچ سینٹر کی سینیئر سائنسی ڈائریکٹر مارجی میک کولگ کا کہنا ہے کہ پانامہ کے جزائر سان بلاس پر آباد کوناانڈیئنز ایسے ہیں جن کا بلڈ پریشر کم ہے، جو عمر کے ساتھ نہیں بڑھتا، دل کے دورے، فالج، ذیابیطس اور کینسر کی بیماریاں وہاں نسبتاً کم ہیں اور وہ زیادہ عمر پاتے ہیں۔

اور اس سائنسی حقیقت کے برعکس جس پر سب اتفاق کرتے ہیں کہ ضرورت سے زیادہ نمک بلڈ پریشر کو بڑھا سکتا ہے، ان کی خوراک میں اوسط امریکی شخص جتنا نمک ہوتا ہے۔

یہ جاننے کے لیے کہ وہ روزانہ کی بنیاد پر کیا کھاتے ہیں مارجی میک کولگ نے کوناانڈیئنز کے یہاں کا دورہ کیا۔ انھوں نے دریافت کیا کہ وہ روزانہ تقریباً چار کپ کوکو کا استعمال کر رہے ہیں جس میں پانی ملا کر تھوڑی مقدار میں شکر (چینی) بھی ملاتے ہیں۔

لیکن میک گولگ وثوق کے ساتھ کوناانڈیئنز کی مثالی صحت کا سہرا کوکو کے استعمال کے سر نہیں دے سکتیں اور وہ بھی خاص طور پر اس صورت حال میں جب وہ اوسط امریکیوں کی خوراک سے دوگنا زیادہ پھل اور چار گنا زیادہ مچھلی بھی کھاتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ عام طور پر مغربی ممالک میں رہنے والے لوگوں کے مقابلے میں زیادہ فعال زندگی گزارتے ہیں۔

ہارورڈ میڈیکل سکول میں میڈیسن کی پروفیسر جوآن مینسن کا کہنا ہے کہ بہت سے دیگر مشاہداتی مطالعات میں ڈارک (سیاہ) چاکلیٹ کے کھانے والوں میں دل کے فوائد پر تحقیق کی گئی ہے، لیکن مطالعات متعصب ہوسکتے ہیں کیونکہ جو لوگ چاکلیٹ زیادہ کھاتے ہیں وہ اپنے وزن کے بارے میں کم فکرمند ہوتے ہیں۔ وہ مزید کہتی ہیں کہ وہ صحت مند بھی ہوسکتے ہیں۔

ایک تحقیق میں محققین نے 20,000 لوگوں کی خوراک اور صحت کا جائزہ لیا جس میں انھیں پتہ چلا کہ ایک دن میں 100 گرام تک چاکلیٹ کھانا، بشمول دودھ والی چاکلیٹ، دل کی بیماری اور فالج کے کم خطرے سے منسلک پایا گیا۔ انھوں نے اس کے متعلق دوسرے عوامل کو دیکھا جو اس پر اثر انداز ہوسکتے ہیں۔ ان میں تمباکو نوشی اور ورزش کی سطح بھی شامل تھیں اور انھوں نے کہا اس کی وجوہات میں چاکلیٹ کے فوائد کے بجائے دیگر چیزیں بھی شامل ہوسکتی ہیں۔

اور پھر ایک وسیع کلینیکل ٹرائل کیا گیا جس میں خوراک اور طرز زندگی کے ساتھ دیگر ممکنہ عوامل کو بھی نظر میں رکھا گیا۔ یہ تحقیق اس خیال پر مبنی تھی کہ کوکو کے ممکنہ صحت کے فوائد اس کے فلیوونائڈز کی اعلیٰ سطح کی وجہ سے ہوسکتے ہیں جو کہ دوسرے پودوں بیر اور چائے کے مرکبات میں بھی پائے جاتے ہیں۔

21,000 افراد پر مبنی کوکو سپلیمنٹ اور ملٹی وٹامن کے نتائج کے مطالعہ میں یہ پایا گیا ہے کہ روزانہ 400 سے 500 ملی گرام کوکوفلیوانول سپلیمنٹس لینے سے بلڈ پریشر اور جسم میں سوزش کو کم کرکے دل کی بیماری سے مرنے کے خطرے کو کم کیا جا سکتا ہے۔

اس تحقیقی مطالعے کو سربراہ مصنف مینسن کا کہنا ہے کہ سائنس دانوں نے اصل کوکو کے بجائے سپلیمنٹس کا استعمال کیا کیونکہ مختلف برانڈز

کے چاکلیٹ میں فلیوونائڈز کی مختلف مقدار پائی جاسکتی ہے اور یہ کٹائی، مینوفیکچرنگ اور پروسیسنگ کے لحاظ سے بہت زیادہ مختلف ہوسکتا ہے۔

ڈارک چاکلیٹ میں چائے کے مقابلے میں چار گنا زیادہ فلیوونائڈ ہو سکتے ہیں، لیکن تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ مینوفیکچرنگ کے عمل کے دوران فلیوینل کے مواد میں کمی واقع ہوتی ہے۔

یونیورسٹی آف ریڈنگ میں غذائیت اور فوڈ سائنس کے پروفیسر گنٹر کوھنلے کا کہنا ہے کہ فی الحال کوکوفلیوانولز کی مقدار کے بارے میں کوئی اتفاق رائے نہیں ہے کہ کتنی مقدار لینے سے آپ کو صحت سے متعلق فوائد ملیں گے۔

دوسری جانب یورپی فوڈ سٹینڈرڈز اتھارٹی (EFSA) کا کہنا ہے کہ تقریباً 200mg کوکوفلیوونائڈز یا دس ملی گرام ڈارک چاکلیٹ فائدہ مند ہے، حالیہ اعداد وشمار سے پتہ چلتا ہے کہ تقریباً 500 ملی گرام فی دن ہماری صحت میں زیادہ فرق لانے کا حامل ہوسکتا ہے۔ یہ چاکلیٹ کے ایک چھوٹے سے 30 گرام کے بار کے برابر ہے۔

کوھنلے کہتے ہیں: مجھے نہیں لگتا کہ چاکلیٹ میں فلیوینول کے مواد کو بڑھانے کا کوئی طریقہ انھیں صحت افروز کھانا بنادے گا۔

ڈارک چاکلیٹ میں اور چیزیں بھی ہوتی ہیں جس کے بارے میں ہم زیادہ نہیں جانتے۔ کافی کے علاوہ ان کے چند ذرائع میں سے ایک پودوں کے مالیکیول تھیوبرومائن ہے۔

یونیورسٹی آف دی ویسٹ آف انگلینڈ میں اپلائیڈ سائیکالوجی کے پروفیسر کرس الفورڈ کا کہنا ہے کہ اگرچہ تھیوبرومائن یہ ایک نفسیاتی مادہ ہے جو کہ کیفین کے ہی خاندان سے ہے لیکن یہ آپ کو کیفین کے مقابلے میں زیادہ سکون بخش چسکا (مزا) دے سکتا ہے۔ اور چاکلیٹ جتنی گہری ہوگی اتنا ہی زیادہ چسکا دے گی۔

وہ کہتے ہیں کہ اگر آپ بہت زیادہ ڈارک چاکلیٹ کھا رہے ہیں، تو آپ کو ایک حقیقی چسکا لگ سکتا ہے، اور تھیوبرومائن کا چسکا یا ہاٹ کیفین کی ہٹ سے زیادہ اچھی ہوسکتی ہے۔

جن لوگوں کو یہ خدشہ ہے کہ چاکلیٹ دل کی بیماری کا خطرہ بڑھاتی ہے اس کے متعلق کچھ محققین کا کہنا ہے کہ درحقیقت اس سے بچنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ڈارک چاکلیٹ میں عام طور پر شکر بھی ہوتی ہے، لیکن اس سے بچنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ دودھ کی چاکلیٹ کے بجائے زیادہ کوکو والی چاکلیٹ کا انتخاب کریں۔

کوکوفلیوانول سپلیمنٹس کے اثرات کی جانچ سے پتا چلتا ہے کہ ڈارک چاکلیٹ کے دیگر اجزاء کو بھی نظرانداز کیا گیا ہے جیسا کہ شکر اور سیراب چربی۔ ڈارک چاکلیٹ میں اکثر کوکو ابٹر ہوتا ہے، جس میں سیچوریٹڈ چکنائی زیادہ ہوتی ہے، جو دل کی بیماری میں اضافے کے خطرے سے منسلک ہے۔ بیلفاسٹ مین کوئنز یونیورسٹی میں سکول آف بائیولوجیکل سائنسز کے پروفیسر ایڈین کیسڈی کہتے ہیں: چاکلیٹ میں موجود تمام چکنائی کوکو مکھن سے آتی ہے، لیکن جب کہ شواہد کے مطابق چربی کے تیزاب یا سٹیرک ایسڈ کا کولیسٹرول پر غیر جانبدار اثر پڑتا ہے، کوکو مکھن میں موجود چکنائی کا ایک تہائی حصہ سیراب ہوتا ہے اور صحت کے لیے نقصان دہ ہوتا ہے۔ کوکوفلیوانول سپلیمنٹس کے اثرات کی جانچ سے پتا چلتا ہے کہ ڈارک چاکلیٹ کے دیگر اجزاء کو بھی نظرانداز کیا گیا ہے جیسا کہ شکر اور سیراب چربی۔ بہرحال ایسٹن میڈیکل سکول کے ماہر غذائیت ڈوین میلر کا کہنا ہے کہ کم مقدار میں ڈارک چاکلیٹ کھانے سے کھانے کی غیر صحت بخش عادات سے نمٹنے میں مدد مل سکتی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ کم مقدار میں چاکلیٹ نقصان دہ نہیں ہوگی اور چاکلیٹ کے ساتھ آپ کے تعلقات کو بھی استوار رکھے گی، کیونکہ آپ احساس جرم کے بغیر تھوڑی مقدار سے لطف اندوز ہوسکتے ہیں۔ اس کی تلخی اسے از خود کو محدود کر دیتی ہے۔

مسئلہ یہ ہے کہ چاکلیٹ میں جتنا زیادہ کوکوفلیوونائڈ مواد ہوگا اس کا ذائقہ اتنا ہی کڑوا ہوگا اور ذائقہ جتنا کڑوا ہوگا اس کی فروخت اتنی ہی کم ہوگی۔ میلر کا کہنا ہے کہ کوکو کی اچھی مقدار کے ساتھ اسے کھانے کے قابل اور

لطف اندوز بنانے کے معاملے میں تنازع ہے۔

معاملات اس وقت مزید پیچیدہ ہوجاتے ہیں جب یہ بات سامنے آتی ہے کہ آیا یہ ممکن ہے کہ چربی اور شکر والے چاکلیٹ میں موجود فلیوونائڈز زیادہ حیاتیاتی بنانے میں مدد کرتی ہے یعنی کیا وہ ہضم کرنے میں جسم کے لیے آسان ہوتے ہیں۔

وہ کہتے ہیں کہ ان میں سے کچھ فلیوانول پیچیدہ نامیاتی مرکبات ہیں، اور ایک طریقہ جس سے ہم انھیں کھانے کے قابل بنا سکتے ہیں وہ ان میں شکر چپکانا ہے۔ چاکلیٹ میں کوکو فلیوانول اور شکر کے مواد کو دیکھنے کے لیے اتنی تحقیق نہیں ہوئی ہے کہ یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکے کہ اسے کتنا میٹھا ہونا چاہیے۔ اس کے علاوہ ابھی تک یہ جاننے کا کوئی طریقہ نہیں ہے کہ آپ کو کتنے کوکو فلیوانول مل رہے ہیں۔ کوھنلے کا کہنا ہے کہ چاکلیٹ کوئی صحت بخش غذا نہیں ہے، اور اس میں شکر اور چکنائی کی مقدار کو مدنظر رکھتے ہوئے اس بات کا امکان ہے کہ فلیوانول کے فوائد حاصل کرنے کے بجائے زیادہ کھانے کے منفی اثرات ہوسکتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ چھوٹی بین ٹو بار کمپنیوں میں اضافہ ہو رہا ہے جو صحت کے کسی بھی ممکنہ فوائد کے بجائے ذائقہ کے تحفظ پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے زیادہ مقدار والی چاکلیٹ تیار کر رہے ہیں۔ لیکن اگر کوکو بین کے ذائقے کو برقرار رکھنے کا عمل بھی اتفاق سے صحت مند چاکلیٹ کی صورت میں نکلے؟ فائرٹری چاکلیٹ برانڈ کے شریک بانی مارٹن اوڈار کا کہنا ہے کہ بحرالکاہل کے سولومن جزائر پر اگائی جانے والی کوکو پھلیاں عین پکنے کے وقت پر چنی جاتی ہیں۔ اس کے بعد کسان کوکو کی پھلیوں کو توڑ کر نکالتے ہیں اور انھیں خشک کرنے سے پہلے چھ دنوں تک خمیر بنانے کا کام کرتے ہیں۔ اس کے بعد کچھ خشک پھلیاں برطانیہ میں فائرٹری کو بھیجی جاتی ہیں جہاں انھیں پوری طرح بھونا جاتا ہے۔ اوڈیئر کے مطابق پہلے اسی طرح کیا جاتا تھا لیکن 20 ویں صدی کے ابتدائی حصے میں چیزیں بدل گئیں۔

وہ کہتے ہیں کہ چاکلیٹ کمپنیاں کسانوں کی دو فصلوں پر انحصار کرتی ہیں۔ اہم فصل جو نومبر سے جنوری تک کاٹی جاتی ہے اور پھر درمیانی فصل جو جنوری سے جون کے درمیان تیار ہوتی ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ درمیانی فصلیں چھوٹی اور قدرے کم درجے کی ہوتی ہیں، اور ابتدائی طور پر فروخت نہیں کی جاتی تھیں۔ پھر کمپنیوں نے انھیں رعایت پر خرید نا شروع کر دیا، اور کسانوں کو احساس ہوا کہ وہ اچھی پھلیاں کم قیمت پر فروخت کر رہے ہیں اس لیے انھوں نے درمیانی فصل میں اچھی فصل کی ملاوٹ شروع کر دی۔

اگرچہ آپ کو چاکلیٹ کے ساتھ ساتھ بہت سے مختلف کھانوں میں فلیوانولز مل سکتے ہیں تاہم مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ ڈارک چاکلیٹ صحت مند غذا میں فٹ ہوسکتی ہے۔

اس کا مطلب یہ تھا کہ چاکلیٹ کمپنیاں مختلف سائز کی پھلیاں حاصل کر رہی تھیں جن کو بھوننے کے لیے مختلف دورانیہ درکار ہوتا ہے۔ اس لیے انھوں نے خولوں کو کھولنا شروع کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ وہ صرف اس کے گودے کو بھون سکیں۔

چاہے یہ کہانی سنی سنائی ہو حقیقت یہ ہے کہ چھوٹے چاکلیٹ بنانے والے کسی چیز کی تلاش میں تھے کیونکہ صرف نبس کے بجائے پوری بین کو بھوننے میں اکثر کم درجہ حرارت پر زیادہ دیر تک بھوننا پڑتا تھا۔

ہم جانتے ہیں کہ اگر ہم سبزیوں کو زیادہ دیر تک پکاتے ہیں تو اس میں کم غذائی اجزاء برقرار رہتے ہیں۔ لیکن کیا یہی بات ڈارک چاکلیٹ اور اس کے پھل کے بارے میں بھی کہی جاسکتی ہے، یہ دیکھنا ابھی باقی ہے اور اس کے متعلق مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔

مینسن کا کہنا ہے کہ ہفتے میں کئی بار زیادہ مقدار میں ڈارک چاکلیٹ کا استعمال مناسب ہے جب تک کہ آپ ضرورت سے زیادہ کیلوریز سے پرہیز کر رہے ہوں، لیکن اسے صحت بخش غذا کے طور پر نہیں سمجھا جانا چاہیے جسے آپ زیادہ کھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

وہ کہتی ہیں: زیادہ کوکو والی چاکلیٹ کی معقول اور اعتدال پسند مقدار کے ساتھ چائے، بیریوں، انگوروں اور دیگر پھلوں کے ذریعے خوراک میں فلیوانولز کو بڑھانے کی کوشش کریں۔

ہمیں جانوروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہئے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سلطانہ نامی ایک لڑکی اپنے والد کے ساتھ ایک چھوٹے سے گاؤں میں رہتی تھی۔ اس کی والدہ کا بچپن میں ہی انتقال ہو گیا تھا۔ وہ اپنے گھر کا کام خود ہی کرتی تھی اور پھر کالج بھی جاتی تھی۔

کالج جاتے ہوئے وہ ہر روز راستے میں ایک جگہ پر پرندوں کو کھانا کھلایا کرتی تھی۔ اس کے گھر میں بھی دو پرندے تھے، وہ انہیں روزانہ کھلایا کرتی تھی۔ ایک دن زمیندار کے بیٹے نے اسے پرندوں کو کھانا کھلاتے دیکھا۔ تو اس نے اپنے والد کے پاس جا کر کہا کہ وہ سلطانہ سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ زمیندار نے سلطانہ کے والد سے بات کی اور اپنے بیٹے کی شادی سلطانہ سے کروادی۔ سلطانہ اپنے پرندوں کے پنجرے کے ساتھ اپنے سسرال کے گھر گئی۔ وہ پرندوں کو روزانہ کھلاتی تھی۔ سلطانہ کی ساس کو یہ بات بالکل پسند نہیں تھی۔ وہ ان پرندوں کو تنگ کرتی تھی۔ وہ ان کے دانے زمین میں پھینک دیتی تھی۔ ایک دن سلطانہ کی ساس نے پرندوں کا پنجرا زمین پر پھینک دیا۔ سلطانہ نے اسے یہ کرتے دیکھ لیا۔ جب سلطانہ نے اپنی ساس کو منع کیا تو اس کی ساس نے اسے ڈانٹ دیا۔ سلطانہ اپنی ساس کی ان سب چیزوں سے پریشان ہونے لگی۔

ایک دن جب سلطانہ کے شوہر نے پریشانی کی وجہ پوچھی تو اس نے ساری بات بتادی۔ اس کا شوہر سلطانہ کو پرندوں کی بھلائی کے لئے انہیں پارک میں چھوڑنے کا مشورہ دیتا ہے۔ اپنے شوہر کے کہنے پر سلطانہ نے باقی پرندوں کے ساتھ دونوں پرندوں کو بھی پارک میں چھوڑ دیا۔

وہ کبھی کبھی کھانا دینے پارک میں جاتی تھیں۔ اب پارک کے سارے پرندے سلطانہ کے اچھے دوست بن چکے تھے۔ پرندوں نے بھی اب سلطانہ کے گھر آنا شروع کر دیا۔ جب سلطانہ کی ساس کو یہ پتہ چلا تو وہ ناراض ہو جاتی ہے۔ ایک دن وہ سلطانہ کو اپنے ساتھ ڈاکٹر کے پاس لے کر جا رہی تھی کہ راستے میں، کچھ چوروں نے سلطانہ کی ساس کے زیورات چوری کرنے کی کوشش کی۔ تب سلطانہ کے پرندے آئے اور چوروں پر حملہ کیا۔ جس کی وجہ سے چور فرار ہو گئے۔ اس کے بعد سلطانہ اور اس کی ساس گھر لوٹ گئیں۔ اب سلطانہ کی ساس نے پرندوں کے بارے میں اپنا ذہن بدل لیا تھا۔ اس نے سلطانہ سے کہا کہ اب ہم دونوں پرندوں کو کھانا دینے اور پہلے دو پرندوں کو گھر واپس لانے کے لئے جائیں گے۔ یہ سن کر سلطانہ بہت خوش ہوئی۔ یہ کہانی ہمیں سبق دیتی ہے کہ ہمیں جانوروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہئے۔ ❀❀❀

گوشۂ ادب

غزل

(آدرش دبے)

ٹھہری ٹھہری سی زندگی کیوں ہے
میری آنکھوں میں یہ نمی کیوں ہے
Thahrī Thahrī sī zindagī kyoñ hai
merī āñkhoñ meñ ye namī kyoñ hai

جس کو آنکھو سے دور رکھنا تھا
آج قربت میں پھر وہی کیوں ہے
jis ko āñkho se duur rakhnā thā
aaj qurbat meñ phir vahī kyoñ hai

جبکہ سچائی صرف سیاہی ہے
پھر مرے گھر میں روشنی کیوں ہے
jabki sachchā.ī sirf syāhī hai
phir mire ghar meñ raushnī kyoñ hai

بوند کی بھی تو ایک دنیا ہے
بوند کے بن ندی ندی کیوں ہے
buuñd kī bhī to ek duniyā hai
buuñd ke bin nadī nadī kyoñ hai

تم کو آدرش سب ملا ہے یہاں
دل میں پھر بھی یہ تشنگی کیوں ہے
tum ko ‘ādarsh’ sab milā hai yahāñ
dil meñ phir bhī ye tishnagī kyoñ hai

10 Years
Quality Service
Est. 1992
Study Abroad

Study Abroad

10 Offices Across India

All Services Free of Cost

سٹڈی ابراڈ

Prosper Overseas

Is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universitites / Colleges in 9 Countries since last 10 years

Achievements

* NAFSA Member Association, USA.
* Certified Agent of the British High Commission
* Trusted Partner of Ireland High Commission
* Nearly 100% success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

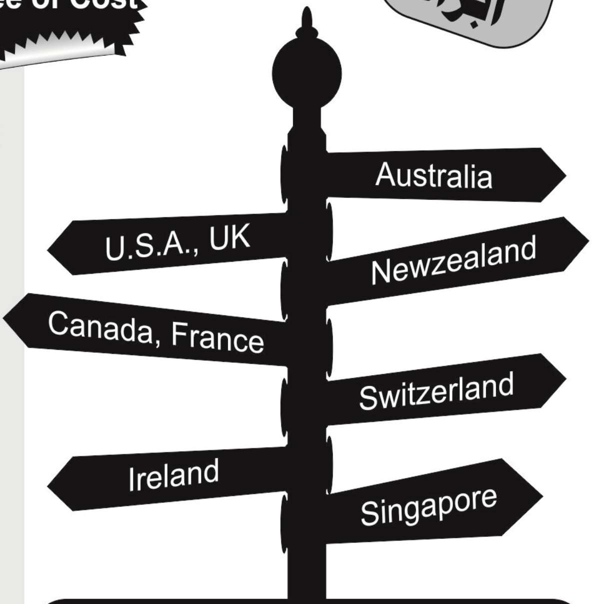

بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے
کیلئے رابطہ کریں

CMD : Naved Saigal

Website : www.prosperoverseas.com

e-mail : info@prosperoverseas.com

National helpline : 9885560884

Corporate Office
Prosper Education Pvt. Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands,Ameerpet,
Hyderabad - 500016, Andhra Pradesh, Phone : +91 40 49108888

Prop. Mahmood Hussain
Cell : 9900130241

MAHMOOD HUSSAIN
Electrical Works

Generator & Motor Rewinding Works
Generator Sales & Service
All Generators & Demolishing Hammer Available On Hire

Near Huttikuni Cross, Market Road, YADGIR

Asifbhai Mansoori
9998926311
Sabbirbhai
9925900467

LOVE FOR ALL
HATRED FOR NONE

Your's
CAR SEAT COVER

Mfg. All Type of Car Seat Cover

E-1 Gulshan Nagar, Near Indira Nagar
Ishanpur, Ahmadabad, Gujrat 384043

EXIDE

MUJEEB AHMED
Prop.

LOVE
FOR ALL
HATRED
FOR NONE

EXIDE Loves Cars & Bikes

Dealers in : EXIDE BATTERIES & INVERTERS

M.S. AUTO SERVICE

M.S. AUTO SERVICE
3-4-23/4, Bharath Building,
Railway Station Road, Kacheguda,
Hyderabad - 500027. (T.S.)
Cell : 9440996396,9866531100.

INDIA MOVES ON EXIDE

KOHINOOR PRESS

released, saying that he would be a devout Muslim. As a result, Hazrat Abu Bakr (ra) released him, saying he expected to hear only good things about him. It is recorded that upon his release, he remained in Madinah and even partook in subsequent battles as part of the Muslim army.

His Holiness (aba) said that these were the final battles against the rebel apostates as a result of which the widespread rebellion was uprooted and all tribes were back under the Islamic rule. Hazrat Abu Bakr (ra) wrote to the governors of various areas, advising that they should only include such people in their governments who had not been stained by apostasy and rebellion.

Jihad Due to Violent Rebels, Not False Claimants to Prophethood

His Holiness (aba) said in light of explanations by Hazrat Mirza Bashiruddin Mahmud Ahmad (ra) who explained that false claims to prophethood was not the reason for which these battles took place. In fact, those who had falsely claimed prophethood and their followers had rebelled against the government and had started creating their own rules. Furthermore, people had refused to offer Zakat and had also attacked Madinah. There were various incidents such as that of Hazrat Habib (ra) who refused to renounce his belief in the Holy Prophet (sa) and accept Musailmah, as a result of which Musailmah slowly mutilated his body until his martyrdom. Such incidents make it clear that these battles were not undertaken because of refusing obedience to the Holy Prophet (sa) and falsely claiming prophethood, rather these battles took place because they had taken up new laws while disregarding the established Shariah, and they openly rebelled against the government while establishing their own in their own areas.

His Holiness (aba) said that once the rebellion was eradicated, Hazrat Abu Bakr (ra) did not rest easy, rather he was aware that further rebellions could arise in fereign lands as well and to keep Islam protected from the forces of the Roman and Persoan empires. Hence, His Holiness (aba) mentioned some expeditions that took place in order to ensure the safety of Islam and Muslims.

His Holiness (aba) said that the details of these expeditions and battles would be further mentioned in future sermons.

ملکی رپورٹس

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان: رپورٹ کارکردگی ماہِ جولائی – (1) اس ماہ خدام کو حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیف ’’براہین احمدیہ جلد دوم اور شرائط بیعت اور ہماری ذمہ داریاں کا خلاصہ کلاس میں سنایا گیا اور اسکی ریکارڈنگ شئیر کی گئی۔(2) دوران ماہ قادیان میں 8 روز تعلیمی کلاسز کا انعقاد کیا گیا۔(3) دوران ماہ رشتہ ناطہ کے سلسلہ میں 6 خدام کی کاؤنسلنگ کی گئی۔(4) 8 تربیتی اجلاسات منعقد کئے گئے۔

ضلع قائد صاحب بھاگلپور، بہار: سالانہ اجتماع ضلع بھاگلپور، موَنگھیر اور بانکا موٴرخہ 21 اگست زیر صدارت محترم انور حسین صاحب ضلع امیر بھاگلپور بمقام برہ پورہ منعقد ہوا۔ تلاوت، نظم کے بعد ’’اطاعت نظام جماعت‘‘ پر تقریر ہوئی۔ اس اجتماع میں 5 مجالس کے تقریبا! 80 خدام واطفال شامل ہوئے۔

ضلع قائد صاحب حصار: موٴرخہ 28 اگست کو ضلعی اجتماع بانسی شہر میں زیر صدارت مکرم داؤد احمد خان صاحب ضلعی انچارج منعقد ہوا۔ اسمیں 9 مجالس کے 82 خدام واطفال شریک ہوئے۔ مکرم طاہر احمد شمیم صاحب مبلغ سلسلہ حصار کی نگرانی میں خدام واطفال کے علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔

قائد صاحب محمود آباد، اڈیشہ: موٴرخہ 31 اگست کو اطفال الاحمدیہ محمود آباد نے مسجد کے صحن میں وقار عمل کیا۔ اسی روز اطفال الاحمدیہ کے اراکین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں دعائیہ خطوط لکھے۔ موٴرخہ 9 ستمبر 2022 کو شعبہ تبلیغ کی جانب سے ایک تربیتی نشست منعقد کی گئی۔

معتمد صاحب سورو: مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ سورو کے اراکین نے موٴرخہ 4 ستمبر کو مسجد کے صحن اور قبرستان کا وقار عمل کیا۔

ضلع قائد صاحب مظفر پور: موٴرخہ 4 ستمبر کو بہار کے چار اضلاع مظفر پور، ساران، سوان، گوپال گنج کا ضلعی اجتماع منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں 100 کے قریب خدام واطفال نے شرکت کی۔

معتمد صاحب جمشید پور: موٴرخہ 11 ستمبر کو مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ جمشید پور کا لوکل اجتماع منعقد ہوا۔ الحمد للہ اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔

ضلع قائد مین پوری، یو-پی: موٴرخہ 11 ستمبر 2022 کو ضلع مین پوری، فرخ آباد میں سالانہ اجتماع منعقد ہوا جس میں 8 مجالس نے شرکت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اجتماع بخیر وخوبی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

ضلع قائد جے پور راجستھان: موٴرخہ 9 ستمبر 2022 کو ضلع کی تین مجالس نے خدام الاحمدیہ و انصار اللہ کے مشترکہ طور پر منعقدہ ضلعی اجتماع میں شرکت فرمائی۔ اجتماع میں 43 خدام واطفال نے شرکت فرمائی۔ اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔

ضلع قائد صاحب ورنگل: موٴرخہ 4 ستمبر کو مکرم مولانا کے طارق احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت ضلع کے دورے پر تشریف لائے۔ موصوف کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ ضلعی عاملہ کے ساتھ محترم صدر صاحب کی میٹنگ منعقد ہوئی۔

ضلع قائد محبوب نگر، تلنگانہ: محترم مولانا کے طارق احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت تلنگانہ کے دورے پر آئے۔ اس دوران موصوف نے چڈ چلہ، اچمپٹ، وڈمان اور چنٹہ کنٹہ کا دورہ فرمایا۔ موٴرخہ 2 ستمبر صدر صاحب ضلع محبوب نگر کی مجلس چنٹا کنٹہ کے دورے پر تشریف لائے۔

Summary of the Friday Sermon delivered by Hadrat Khalifa-tul-Masih V (May Allah be his Helper)on 15TH JULY 2022 at Mubarak Mosque Islamabad, Tilford, UK.

After reciting Tashahhud, Ta'awwuz and Surah al-Fatihah, His Holiness, Hazrat Mirza Masroor Ahmad (aba) said that he would continue mentioning the expeditions undertaken by Muslims against the rebel apostates during the era of Hazrat Abu Bakr (ra).

Expedition to Kinda and Hadhramaut

His Holiness (aba) said that he had been mentioning the expeditions of Hazrat Muhajir (ra) and Hazrat Ikrimah (ra) to Kinda and Hadhramaut. When Hazrat Muhajir affirmed his position in San'a, he wrote a letter detailing all of his activities to Hazrat Abu Bakr (ra). Similarly, Mu'adh bin Jabal and other governors in Yemen wrote to Hazrat Abu Bakr (ra) and asked for permission to return to Madinah. Hazrat Abu Bakr (ra) gave them the choice to either remain there or return, but if they were to return they should appoint someone to take their place. All those who had written opted to return to Madinah.

His Holiness (aba) said that Hazrat Abu Bakr (ra) wrote to Hazrat Muhajir (ra) saying that he should join Hazrat Ikrimah (ra) and that both should travel to Hadhramaut. He also gave the option to those who had been fighting against the Makkans and Yemenis that if they too wished to return, they could, however they should give preference to participating in Jihad.

His Holiness (aba) said with regards to the rebellion in Kinda that when the people of Kinda accepted Islam during the time of the Holy Prophet (sa) and Zakat was collected from them, it was instructed that the Zakat should be divided between Kinda and Hadhramaut. The people of Kinda said that they did not have camels to ride on and requested that the Zakat be brought to them by those with riding animals. The Holy Prophet (sa) asked the people of Hadhramaut that if this was possible then they should do so. After the demise of the Holy Prophet (sa), the people of Hadhramaut refused to do so while the people of Kinda remained adamant upon this. As a result, their conduct began wavering particularly in the matter of offering Zakat. As Ziyad, the governor there, waited for the arrival of Hazrat Muhajir (ra), he did not take any immediate action against them.

The Efforts of Hazrat Ziyad (ra) Against the Rebellious Apostates

His Holiness (aba) said that a child from Kinda accidentally presented his brother's camel to Hazrat Ziyad (ra) as Zakat. When the mistake was brought up and it was requested that the camel be returned, Hazrat Ziyad (ra) thought that they were simply making excuses and refused. Upon this, a person by the name of Abu Sumaid came and requested for the camel to be returned. When Hazrat Ziyad (ra) did not agree, Abu Sumaid took it upon himself and released the camel. Upon this, Hazrat Ziyad's (ra) people attacked Abu Sumaid and those with him. When these people were finally released, they returned to their people and began preparing for war. Eventually, Hazrat Ziyad (ra) fought against these people and defeated them decisively. As some of the prisoners were being transported to Madinah, the caravan was attacked and the prisoners were released. As a result of this, many others in surrounding areas became apostates.

His Holiness (aba) said that Hazrat Ziyad (ra) wrote to Hazrat Muhajir (ra) requesting for help, who took his army and attacked Kinda. The people of Kinda fled and took refuge at a fortress in Nujair, near Hadhramaut. This fortress had three entrances; Hazrat Ziyad (ra) lay siege to one, Hazrat Muhajir (ra) to another, and eventually Hazrat Ikrimah (ra) lay siege to the third. Ash'as, one of the leaders of the Kinda people, went to Hazrat Ikrimah (ra) and sought refuge, on the condition that they would open one of the doors to the fortress. Then, when one of the doors was opened, the Muslims entered and about 700 of the Kinda people were killed, while 1000 others were imprisoned. It so happened that Ash'as had forgotten to include his own name in the agreement with the Muslims. Hence rather than pardoning him, he was sent to Hazrat Abu Bakr (ra) so that he himself could make a decision regarding him.

His Holiness (aba) said that Hzrat Abu Bakr (ra) reprimanded Ash'as for his actions. Hazrat Abu Bakr (ra) said that he was inclined to sentence him to death, however Ash'as asked to be forgiven and